اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا
الحمد للہ کہ یہہ کتاب مستطاب ترجمہ فارسی تصنیف لطیف عارف باللہ سالک مسالک
فنا فی اللہ مرشد روزگار شیخ فرید الدین قدس اللہ سرہ ترجمہ شیخ وجیہ الدین باد کھنی المسمی بہ
اندنوں مین بہ سبب کمیابی کے اس کتاب کو افضل عباد اللہ الکریم قاضی فتح محمد و قاضی عبد الکریم
برادران الحاج قاضی ابراہیم صاحب مغفور قاضی فخر محمد صاحب مبرور نور اللہ مرقدہما
اپنی مطبع فتح الکریم واقع بمبئی سنہ ۱۳۰۲ھ میں زیور طبع سے آراستہ کی

پنچھی نامہ

اسم پنچھی پیارے سے من آغاز کر
حمد سے حق کے بلند آواز کر

شوق سے دل کے اللہ اک چہچہا
جو رہے نزدیک عالم کا بہا

گلشن وحدت ہے تیرا آشیان
احدیت کا راز سب تجھ پر عیان

وحدیت کا ہے تجھے اسرار یار
تو ہے وحدیت کا سن اور ازوار

تو ہی جام عشق کا ہے مے پرست
تو لیا ہے لذت جام الست

کیا کہوں ایسا ہے سیر سلوک
جائے تیری بات سنتے پیاس بھوک

تازہ کر تک اب زبان توحید سے
دور تر ہو شرک اور تقلید سے

پاک دل سے یاد کر اس ایک کو
جن دیا جیو اس مٹھی بھر خاک کو

نیستی سے ہست کیتا یہ جہان
سات طبقے جو زمین و آسمان

خالق جہان صانع ہر جز و کل
جسکی پیدائش سے ہے یہ خار و گل

تو سنا ہی جو نکہ آواز الست
مت سبھلا کے نفس کا ہو زیر دست

بہہ بھلا ہی تجھہ کو گرداب بلا
اس بلا سے خوب ہی کرنا گلا

نفس خر کو مثل عیسیٰ کر ہلاک
پیشوا آونگے روح اللہ پاک

در سخن بلبل را زمست گلزار گوید

واہ واہ اے بلبل گلزار عشق
واہ واہ ای تجھی بیمار عشق

شوق سے ملکے زامر غول اٹھہ
درد دل میٹھی زبان سے بول اٹھہ

ایکدم الحان داؤدی اٹھا
جیو کی حبک کو کر آپس سے بتھلا

زرہ داؤد کی خواہش ہے اگر
اس لوہیکو نفس کے جون موم کر

جب لوہا یہہ موم سا ہو وے نرم
عشق مین تب آوی داؤدی گرم

در سخن طاوس دربان بہشت گوید

واہ واہ اے مور دربان بہشت
غم سے یکدم کو کہ الحذر اے خوش سرشت

سانپ کے سنگ نے کیا ہی تجھکو خوار
نا پڑا ہے دور تو جنت سے یار

کر دیا ہی نفس نے تجھہ دل سیاہ
گم کیا ہی سدرہ طوبی کی راہ

جبتلک مارا نہیں تو مار کو
پاوے گا تو کسو جہاں اسرار کو

مار ڈالے گا جبھی تو مار زشت
پائیگا آدم کی سنگت سے بہشت

در سخن شیر کہ در چاہ ظلمت از خودی شد

حکایت دختر پادشاہ

نقل کرتے ہین کہ کوئی تھا بادشاہ
ایک لڑکی تھی اسے جون رشک ماہ

کھولتا ہے جب میرا معشوق لب — جیو میرا سینے منے کھلتا ہے تب
پاس ہی معشوق کے پاؤن جہان — شوق سے پرواز کر جاؤن وہان
جسگھڑی گلشن منے کھلتا ہے پھول — جیو میرا ہستی منے جاتا ہے بھول
جب نکلکر جاؤن مین گلشن سے بہار — جیو میرا تب ہوئے غم سے خار خار
خوش نہین آتا مجھے تب بولنا — زہر دستا ہے مجھے لب کھولنا
بولنا لب کھولکر مجھکو نہ بھائے — راز بلبل کا بتاؤن کیونکہ پائے
چھوڑ کر مین پھولکو جاؤن کہان — ڈھونڈتے سیمرغ کو پاؤن کہان
مین کہان سیمرغ کی درگہ کہان — مجھکو اسکی بارگہ لگ رہ کہان
عشق گل مجھ ناتوان بلبل کو بس — کیا مجھے سیمرغ کی لایق ہوس
طی کرونگین کسطرح راہ دراز — کان سے لاؤن راہ کا مین برگ و ساز
برگ میری بات کا صد برگ بس — دیکھتے جسکو بڑھے جیو کا امس

بس ہے مجھکو عاشقی از روے گل
مغز کو کافی ہے میرے بوے گل

حکایت جواب دادن ہدہد

بعد ہدہد کا سنو تم یہہ جواب — عشق نے گل کے کیا تجھکو خراب
جانتا ہے تو کہ گل ہے بے وفا — بے وفا سے دل لگانا کیا تفا

پھاڑ کپڑے ست دیا تن سے کیا
ڈھول اسکے عشق کا جگ بیچ بجا

غم نے گھیرا تم سنو جب وہ فقیر
ہو گیا لاغر بدن جون مرد پیر

تا اسے تھا کھانے اور پینے کا ہوش
یاد مین تھا اس ہی کے پرخروش

یونہین گذری دکھ مین اسکو سات سال
سوکھہ اسکا تن ہوا لکڑی مثال

مدعی اس راز کا سنکر خبر
بیس پر درویش کے باندھی کمر

ڈھونڈیا ہون مین تو اس دنیا سے دست
دیکھہ تجھکو مین ہوا جس روز مست

اب مری اک بات ہے سچ بول تو
کہو ہنسی اس روز میرا دیکھہ مو

بعد ازان بولی لے لب کھولکر
مین ہنسی تیرے خیال خام پر

اب کہان مین شاہزادی تو کہان
کیون گنوایا تجھ سے تو قوت جان

یہہ سخن اس سنگدل کا جون کہ تیر
لگا یک پل مین جیو سونپا فقیر

عذر آوردن طوطی پیش ہد ہد

بعد ازان آیا وہان طوطی نکر
تن پہ حلہ سبز گل مین طوق زر

چونچ جون مرجان اسکی لعل رنگ
دیکھکر جسکو اڑے دل پر سے زنگ

تہہ سے لب کے کیا شکر کے ڈھیر
لعل سے اپنے ستا گوہر بکھیر

عذر خواہی سے اول ور پیش آ
پس کہا ہد ہد سے یون اے پیشوا

مور آیا بعد آپس کو سنوار ❊ جسکے ہر لک پر ہین کئی نقش و نگار

پانوں اپنے نازسے دھرنے لگا ❊ جلوہ عاروسانہ وہ کرنے لگا

مور ہدہد سے گیا جب آ قریب ❊ یاد کر فردوس رو یا وہ غریب

بعد ازان بولا کہ مجھسے ایک گناہ ❊ بہشت مین صادر ہوا صد آہ آہ

مار ڈالا ہے مجھے تب سے ہنوز ❊ ہی میرے اُس روز سے سینے مین سوز

گرچہ مین جبرئیل ہو پنکھیون گرا ❊ شرمندہ ہے اسے ابتک جیو میرا

یاد جب فردوس کا آتا ہے باغ ❊ جان و تن ہوتا ہی سارا داغ داغ

کان سے مین یار ہی لگا یار سے ❊ جو پڑا ہون دور حق کے پیار سے

جب سے چھوٹا ہاتھ سے میرا وطن ❊ راتدن روتا ہون مین آدم پن

ہے اتنی یہہ آرزو میری ندمان

جو مجھے لیجائے کوئی میرے مکان

جواب دادن ہدہد او ر

پس کہا ہدہد کہ سن تو ای گنوار ❊ بادشہ کے گھر مین تو سکتا ہی ٹھار

کیون ملیگا گھر تجھے جب شاہ کا ❊ ہوئیگا کیون محرم اسکی راہ کا

جا تو اول بادشہ کا ہو نفر ❊ بعد ازان جا دیکھ اسکا دار گھر

گھر وہی کے بعد گھر کیا کام آئے ❊ کوئی خالی گھر مین کیا آرام پائے

سب پنکھیو تے پاک ہون ہین ہر تن ۔۔۔ پاک جامہ پاک جاگہ پاک من
ہین چلون جون اولیا پانی پہ اب ۔۔۔ گر کرامت کوئی کرے مجھسے طلب
اسکہ یون پانی سے ہے میرا جسم ۔۔۔ تا رہون جز آب کے سن ایکدم
اور کچھ تم بھی دل اوپر آئے جب ۔۔۔ بھجتے پانی کو دھو یا جائے سب
تازگی پانی سے مجھکو ہے مدام ۔۔۔ ہین چلون خشکی پہ کیون اے نیکنام
آلگا ہے کام میرا آب سے ۔۔۔ آب بن یہہ جیو رہے کب تاب سے
تم سنو ہے آب سے عالم حیات ۔۔۔ کیسے بیٹھون آب سے اٹھ ہوکے ہات
نین ہی طاقت مجھ کو جو ہین کر سکے طے ۔۔۔ جاکے دیکھون ملک جہان سیمرغ ہے

جسکا ایسا ابتدا سے حال ہو
کب ملاقی شاہ سے ہووے کہو

جواب دادن ہدہد بطرا

پس کہا ہدہد نے اے پانی کے مست ۔۔۔ کیون بندھی ہو اسو صبح پانی سے مست
کیون بگڑی ہے تو پانی جیسا ۔۔۔ نین رہا منہہ پر ترے پانی ذرا
گند اپنا ہر کوئی پانی سے دھوئے ۔۔۔ آب سے تجھ کو زیادہ گند ہوئے
گھٹ پڑی تہہ بندھتی ہو پانی ساتھ دل ۔۔۔ گھٹ پڑی تو ہے تو جا پانی سے مل
پاک پانی کے مثل تو جب لگون ۔۔۔ گھٹ ہریا تکا کب لگن دیکھیگا مون

حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام

تب سے گوہر ڈھونڈھتا ہون رات دن
کرنا لگتا ہے صبر مجھ کو کٹھن

اس دنیا مین جسکو ایسا قوت ہو
کیون نہ ہو ج خون رنگ یاقوت ہو

بھاگ گئی ہی بھوک اور اڑ گئی ہی خواب
دل پڑا ہی کشمکش مین جون طناب

عشق گوہر کا نہین ہی جس کسے
وہ مجھے تو چشم ہیچ ہر دو سے

عشق بے جوہر کہو کیا آے کام
زندگی ناچیز ہے اسکی تمام

مین تو ہون عاشق گہر کا ہست ہست
جانتے ہین مجھ کو سب گوہر پرست

بین گہر کے بعد مجھ کچھ جستجو
جیب پر میرے ہی نت یہہ گفتگو

غم سے گوہر کے میرا جی مبتلا
جیب ہے دلکو روز شب سے تلملا

بس ہے مجھ کو لعل گوہر کا بیان
ہر گدا کو بادشاہ لگ رہ کہان

مین کہان کیا شاہ کا پاؤن وصال
کان ملے مجھ سیمرغ صاحب جلال

جواب دادن ہدہد کبک را

بعد ازان ہدہد نے بولا بیدرنگ
کس سبب کرتا ہی اتنا عذر لنگ

کس سبب کھاتا ہی تو خون جگر
رنگ جوہر دیکھ کر اے بدگہر

کیا ہی گوہر اصل مین رنگین کہان
رنگ پر بھولون نہ اسکے ایسجان

گر کبھی جاوے نکل کر اسے رنگ
سنگ سا آخر دسیکا تجھکو سنگ

پنجمی نامہ

کیا کریگا تو گہر کو ہے عجب ۔ جوہری کی دل میں دہر دایم طلب

عذر آوردن ہما پیش ہدہد

بعد ازان آیا ہما با کر و فر ۔ سایہ جسکا بادشاہونکا چھتر

بولنے لاگا کہ اے پنچھی ہون مین ۔ لاین تھی کس پنچھی کے سار نین

اصل مین رکھتا ہون مین ہمت بلند ۔ گوشۂ عزت مین کرتا ہون انتد

نفس کو اپنے رکھا ہون خوار کر ۔ تو دیا عزت مجھے حق پیار کر

جانتے ہین جو ہما میرا ہے ناؤن ۔ پس ہمایون کیون نہو وے میری چھاؤن

ہدہد مثل اسکو سمجھتا ہون ذلیل ۔ بس ہے مجھہ کو بزرگی کی دلیل

گر فریدون ہے وگر جمشید شاہ ۔ چھاؤن سے میرے ہوے ہین بادشاہ

سایہ پرورد ہین میرے سب لوک ۔ کب گدا طبعان سی ہوئے ہین ملوک

پادشاہان خوش ہین میری نام سے ۔ پادشاہی پائی میری چھاؤن سے

ہے یہہ کب سیمرغ کا پروا مجھے ۔ کس سبب اس سے ہووے سروا مجھے

جواب دادن ہدہد ہما را

بس کہا ہدہد نے اے نفس غرور ۔ چھاؤن اپنی کر جہان سے دور دور

کون کہتا صاحب دولت جلال ۔ ہے کتے کے مثل تو ہڈ پر خوشحال

نا پڑو یہہ چھاؤن تیری کسپہ آج ۔ کاشکے ہوتا تجھے اس ٹی سے لاج

فرض کیتا ہین کہ جگ کے بادشاہ ۔ ہووے تیری چھاؤن سے عالم پناہ

حکایت سلطان محمود غزنوی

پنچھی نامہ

عذر آوردن باز پیش ہدہد

بسکہ مین محنت کیا ہون روز شب / نفس کو اپنے سکھایا ہون ادب
تا اگر کوئی مجھ کو اس شاہ سون بلائے / شاہ خدمت کا مجھے شایستہ پائے
مین کدھر سیمرغ کو ڈھونڈھتا پھرون / جب بھٹکتا راہ مین دکھ سے مرون
بس طمع ہی مجھ کو شاہ کے ہات سے / کیا اب مجھے در کار ہے اسباب سے
لا اقل سلطان کا جو کوئی ہوئے / ہے دیوانہ وہ جو ڈھونڈھتا ہے اور کوئے
آرزو میری یہہ ہے لے ذوق فقر / مین چکھون نت شہ کی خدمت کا ثمر

جواب دادن ہدہد باز را

پس کہا ہدہد نے کا اے دیوانہ باز / کیون ہوا ہے تو گرفتار مجاز
پادشاہ وہ نہین کہ ایسا اور کوئی / اس خراب آباد مین دنیا کے ہوئی
بلکہ شہ وہ ہے جو ہووے بے مثال / پادشاہی کو نہ اسکی ہو زوال
پادشاہ وہ نہین جو کوئی کینبھر نہین / کیون سو کہنا شاہ اس جسد ہر نہین
پادشاہ تو ہے سچا سیمرغ آج / اور کوئی نہین پادشاہی اسکے تاج
نہین ہی اس دنیا کے شاہونکو وفا / کام انکا ہے سدا جور و جفا
ہی جو کوئی انکے نپٹ نزد یکتر / ہر دم اسکے جی پہ ہے خوف و خطر
صحبت ان شاہونکی ہی آتش مثال / الحذر آتش سے لے صاحب کمال
جب اٹھی آتش وہ ناگہہ جیسٹ کر / جل بھسم ہو جاوین ہل مین دارو گھر
تو کہین پویش پویش ہو بیدار / یعنے اگے سے نکل ای ہوشیار

ہین جو دریائی نہین ہون جانور | خشک رہتا ہون لب دریا اپر
گرچہ ہے دریا کو سو سو کھانت جوش | مین نکر سکتا ہون اس سے قطرہ نوش
عشق اک دریاؤ کا ہی مجھ کو بس | اور کسی کے عشق کا نہین مجھ کو ہوس
ہی یہی غم دل سنے میرے نہان | تاب اس سیمرغ کا مجھ کو کہان

جواب دادن ہدہد بط را

پس کہا ہدہد نے سن اے بیخبر | ہے تو دریا پر نہنگ اک جانور
آب اسکا کب ہے ہاں شیرین کب ہے ہاں شور | جوش اسکا ٹہیر ہے اور کب ہے زور
حال اسکا ہر گھڑی ہر طور ہے | دور اسکا پل منے کچھ اور ہے
چھوڑ اپنا ٹھار آگے آئے کب | پھر جو دیکھو تو پیچھے ہٹ جائے کب
کئی عزیزان کے ڈبایا ہے جہاز | جیو دئے ہین کئی عزیزان بانیاز
جائے گر غواص دریا کے بھتر | غم سے ڈر کے دم کو پکڑے کھینچکر
جو کبھی دم چھوڑ دئے تو ہمین بس | مردہ سو پانی پہ آوے جونکہ خس
اس سے کسکو کچھ وفاداری نہین | کام اس کا جز جفاکاری نہین
جب تلک دریا سے تو نابھار آئے | خوف ہووے جو مبادا ڈوب جائے
وہ تو محبت یار سو کرتا ہے جوش | ہے کبھی سستی اسے اور کب خروش
وہ تو اپنا ڈھونڈھتا ہی کام دل | پائے گا تو اس سے کب آرام دل

حکایت شخصے کہ یاد دریا سوال کرد

کفر ہیگا عشق گنج و عشق زر — گر نہین آور تو زر کو بت نہ کر
ہی عبادت زر کی آخر کافری — ہو نہ تو زر کے بدل جون سامری
جسکے دل مین عشق زر کرتا ہی حل — صورت اسکی ہووے محشر مین بدل

حکایت شخصے کہ سبو از زر پر کردہ زیر زمین مدفون کردہ بود

ایک سبو زر کا رکھا تھا کسنے گاڑ — پس چھپا اک روز وہ دنیا کے آڑ
سال کے بعد از مگر اسکا پسر — خواب مین دیکھا کہ روتا ہے پدر
گمکے صورت ہو گے پیترا ہو وہان — گاڑ کر زر کو رکھا تھا وہ جہان
پس کیا فرزند نے اسکو سوال — کیون تو پھرتا ہی یہان اب بول حال
پھر کہا یہہ گمکی صورت تو کیون — اس کہا جسکی الفت ہوی جیون
صورت اسکی کر تو پیسے قیاس — پند سن لے ای پسر مجھ باپ پاس

عذر آوردن کھجن پیش بابل

بعد ازان آیا کھجن زار و نزار — سر سے پا لگ مثل آتش بیقرار
راز دل کہنے لگا ہد ہد سے یون — مین چلون سیمرغ تک تجھ ساتھ کیون
مین تو ایسے کٹھار کا ہون جانور — تا پڑے بازو کو ہلنا زور پر
بسکہ ہون چیونٹی سے سست و ناتوان — کسطرح سے چلکے مین جاؤن وہان
مجھ سے عالم ایک جہان فایق ہوا — وصل اسکا کب مجھے لایق ہووے
مین جو جاہون اسطرف جاؤن مگر — موت آوے رہ مین یا جلجاؤن پر

ایک شب یوسف کو سپنے میں دکھا ‌‌ جو مانگے اپنے آگے لینے بلا
یاد آیا یونہی پھر امرا آہ ‌‌ بعد ازان جب پھر کے ماری ایک آہ
جب اٹھے وے خواب سے ہو کر جدا ‌‌ آئے پھر جبریل کہتا ہے خدا
نام یوسف مین لیئے تو کیا ہوا ‌‌ آہ کا تو یک الم پیدا ہوا
جانتا ہون مین تمھاری آہ کو ‌‌ آہ سے تو رے کہے اشتباہ کو

عذر آوردن ہمہ جانوران پیش ہدہد

بعد ازان سب جانور آنے چلے ‌‌ عذر کئی کئی بھانت کے لائے چلے
ہر کسی کو عذر ہر ایک دھات کا ‌‌ سر نہ سپوٹا پائے کوئی جب بات کا
گر کہون مین تجھ کو ہر ایک بات باز ‌‌ داستان سبھی کے ہوتے ہین دراز
ہر کسی کو جب ہوا یو عذر لنگ ‌‌ مل سکے کیونکر کہ وہ عنقا کے سنگ
جس مین ہمت کا نہو ذرہ نشان ‌‌ وہ کہو سیمرغ لگیا وے کہان
مرد ہونا سخت اس رستے منے ‌‌ درد چاہے عشق کا ہر ایک نے
جب نہین ہے دل کو تیرے ذرہ تاب ‌‌ کیون سکیگا دیکھ تو وہ آفتاب
ایک قطرے آپین جب ڈوب جائی ‌‌ تھاک دریا کا کہو تو کیونکہ پائی
لایق درگاہ مرد خام نین ‌‌ وان کسی ناپاک رو کا کام نین

حکایت ہمہ مرغان وسوال کردن با ہدہد

سب طیورون نے سنے یہہ قیل و قال ‌‌ تب گئے ہدہد سے ملکر یون سوال

جو ہوا یون اسکو مستغرق سمجھہ ۔ کفر ہے گر تو کریگا حق سمجھہ
وہ حقیقت مذہب کفار ہے ۔ بولتے ہین وے کہے دیوا و تار ہے
گر تو سمجھا ہے ایسکو سایہ گر ۔ ہین ملامت ہے تجھے اے بیخبر
گر نہ ہوتا جگ مین سیمرغ ایقلان ۔ تو نہ ہوتا سایہ اور نام و نشان
گر تجھے دیدہ نہین سیمرغ بین ۔ دل تیرا جیون آرسی روشن نہین
جو کہ اس عالم منے پیدائش ہے ۔ اول اسکا اس جہان مین سایہ ہے
جب کوئی نین دیکھہ سکتا وہ جمال ۔ آرسی پیدا کیا ہے ذوالجلال
کیا ہو وہ آئینہ مین تجھہ کو کہون ۔ دل تیرا ہے دیکھہ اسمین اپنا مون

حکایت بادشاہ صاحب جمال

ایک تھا کوئی بادشاہ صاحب جمال ۔ حسن کے عالم مین تھا وہ بیمثال
مصحف اسرار محبوبی الصفا ۔ حسن اسکا آئینہ خوبی الصفا
کس کو ہی طاقت کہان کیسی مجال ۔ جو کہ دیکھے آنکھہ بھر اسکا جمال
حسن کا اسکے جہان مین غل پڑا ۔ عقل کے دامن سے بابہ کھل پڑا
جب نکلتا تھا کہین ہوکر سوار ۔ منہہ پر اپنے ڈالتا برقع سنوار
پس وہ برقع پر جو کوئی کرتا نگاہ ۔ سر کو اپنے کاٹتا وہ بیگناہ
نام اسکا گر زبان سے کوئی لے ۔ کاٹ کر وہ جیب اپنی پھینکدے
کوئی رکھتا گر خیال وصل یار ۔ پھاڑ دیتا گر گریبان تار تار

گم نہ تو سایہ مین ہو اے بو العجب — گر تجھے سیمرغ کی کچھ ہے طلب

ہو ویگا جب دلکو تیرے فتحیاب — پائیگا سایہ سنے کئی آفتاب

سایہ جب خورشید مین گم پائیگا — تو آپ ہی خورشید ہو کر آئیگا

جونکہ اوتھا سکندر شہ قبول — بھیجنے چاہے اگر وے کئی رسول

تو رسولونکی مثل شاہ جہان — کر لباس آپہی اسکا جاتا وہان

بعد ازان کرتا ہے مطلب کو پیش — سن کہا ہو شہ سکندر اس کے پیش

کوئی نہ سمجھے اسکو ہرگز ہے کہ یو — ہے سکندر بادشاہ راز جو

آشنا بھی نین اسے تہا جانتا — پے پہچانتے اسکو کیون پہچانتا

اسطرح ہر دل مین رہ اس شاہ کو — لیک نین ہے راہ دل گمراہ کو

حکایت بیمار شدن ایاز و بیقرار شدن سلطان محمود

ناگہانی جب ہوا رنجور ایاز — بس پڑا خدمت سے شہ کی دور ایاز

یہہ خبر سنکر وہان محمود شاہ — ایک خادم کی طرف کر کر نگاہ

جا تو کہہ نزدیک تر حال ایاز — بول اسکو یونکہ اے شاہ نواز

بسکہ مین تجھ قرب سے گر دور ہون — غم سے تیرے رنج کے رنجور ہون

جب سے تو رنجور ہے اور مین بھی وہین — جانتا نین تو کہ مین ہون پاک مین

گرچہ تن میرا ہے دور اے ہمنفس — جیو میرا مشتاق تیرے پاس بس

جب سنے پنکھیون نے ہدہد کے سخن ‏ ‏ ہم کہتے ہیں رمز اسرار کہن

سب کو ہوئی پھر غم کی ہمت درست ‏ ‏ سب کو جانیکی ہوئی ہمت درست

سب یہہ باتیں سنکے آئے راہ پر ‏ ‏ سب ہوئے ہمدرد آپسمین سر بسر

بعد ازان پوچھے کہ اے ہادی ہمین ‏ ‏ کسطرح یہہ جاوین چل اوی ہمین

شاہ کا تو ہے بہا عالی مقام ‏ ‏ جا کے پہنچین ہم ضعیفان کیون تمام

جواب دادن ہدہد پرندگان را

ہدہد رہبر نے بولا بعد ازان ‏ ‏ عاشقان رکھتے نہیں پروا جان

جو کرے گا ترک جان عاشق ہے وو ‏ ‏ خواہ زاہد ہے وو یا فاسق اچھو

دل نپٹ دشمن ہے جی کا جی سے ٹھاٹ ‏ ‏ آن جیکی چھوڑ دے آسان ہے بات

جیو تو رہیگا ہے اک جیو کر نثار ‏ ‏ کھول دیدہ دیکھہ لے دیدار یار

گر تجھے بولین کہ ایمان چھوڑ دے ‏ ‏ گر کہین تجھہ کو کہ تو جان چھوڑ دے

تو وہین یکبارگی دونو کو چھوڑ ‏ ‏ جان اور ایمان سے بھی مکھہ کو موڑ

عاشقون کے ہین یہہ برتر مقام ‏ ‏ عشق کو نین کفر اور ایمان سے کام

آگ سے عاشق کے سب عالم جلے ‏ ‏ دم نہ مارے سر پہ گر آرا چلے

درد خون دل ہے لازم عشق کا ‏ ‏ قصہ مشکل ہے لازم عشق کا

عشق تو بے پردہ ہوتا پردہ سوز ‏ ‏ پردہ جان ہو جان کھونا پردہ سوز

عشق کا ذرہ دو جگ سے خوبتر ‏ ‏ ذرۂ عشاق کا محبوب تر

جب سے گذرا انکا نماز و روزہ و دین — کوئی سنت رہ گئی تھی سو نہین
دین کے اسوقت جو کوئی تھے امام — دیکھ کر انکو رہین بیخود مدام
کسب اور کشف و کرامت مین قوی — صاحب اسرار مرد معنوی
زہد مین تھا صرف انکا روزگار — رات کو وہ جاگتے دن روزہ دار
گرچہ انکے پاس کوئی بیمار آئے — دم سے اسکے تندرستی پلمین پائے
خلق کو غم اور شادی مین مدام — معتقد اسب حالمین تھے والسلام
ناگہان سمجھے ایس اصحاب جون — یونہین وہ دیکھے رات کے تئین خواب کون
وسے اپنین ہین روم مین اونکو ایک — سجدہ کرتے ہین سمجھ کر کام نیک
جو یون انا دیکھے خواب بیدار جہان — حیرت کھا دلمین کہے ای دوستان
سخت مشکل مجھ کو اب پیش آئی ہے — جیو میرے پر یہہ بلا کیا آئی ہے
نین سمجھ اس غم سے تو کیون جان بچے — سہل تر ہے جان اگر ایمان بچے
اس وضع ہی کسکو مشکل در جہان — جو پڑی ہے دلمین میرے ناگہان
گر یہہ مشکل یہان جو ہووے مجھ پہ حل — نین تو میری جان پہ ہے کچھ خلل
ورنہین کھلتی یہان کچھ یہہ گرہ — خوف ہے وہانکا مجھے بیشک و شبہ
پس مجھے تو روم کو جانا بھلا — عاقبت کا غم مجھے کھانا بھلا
جاکے دیکھون خواب کی تعبیر کو — خواب کے تعبیر سے تفت پیر کو
بعد ازان پھر وہین گئے عزم سفر — چار سو لے سنگ مریدان معتبر

پیچھے نامہ

پنچھی نامہ

گرچہ شیخ اپنی نظر کردے نہار — دل ہوا سینے میں لیکن خار خار
عشق کی آتش اٹھی ویسے بھڑک — عقل کا مایہ گیا پل میں تڑک
بود تھا وہ ہو گیا نابود سب — خانۂ دل ہو رہا پر درد سب
خود سے بیخود ہو گنوائی خود شکل — ہاتھ سے جا گر پڑے پانوں سے نکل
عشق نے دین سے لیا جان لوٹ کر — زلف نے کافر کے ایمان لوٹ کر
عشق نے کی جان و دل پر گھات سو — جان اور دل سے رہے بے آس ہو
لب کہی جیو ویں گیا تو دل بھی جاوے — جان پر آفت جو کچھ آوے سو آو
جب مریدان انکو دیکھے اس وضع — کوئی نہ سمجھے کیا ہے یہہ سر قضا
سر بسر اس کام میں حیران ہوئے — فکر و غم سے جیو سرگردان ہوئے
پند کرتے سو نتھا کچھ سود مند — عشق کو کب سود منداتا ہے پند
پند کوئی دیتا تو کرجاتے گلا — جانتے اس پند کو جیو کی بلا
پند کو دیوانہ کب خاطر میں لائے — درد و درمان سوز و درمان کیونکہ پائے
یون رہے تھے درد و غم سے بیقرار — جگ جیسے سے لارہے تھے منہہ پسار
جب سیاہی ریں از پردۂ سیاہ — بھار آتی جونکہ ظلم و درد و آہ
گھن پہ تارون کے لگے روشن چراغ — شیخ کے دلکو ہوا ہے تازہ داغ
عشق انکا ایک جا کر سو ہوا — شوق سینہ میں گرہ جیو ہوا
دل کو اپنے اور عالم سے اٹھائے — غم سے اور ماتم سے سر پر خاک بھائے

روزکان ہی تاکہ اوزاری کرون ‏ ‏ ہوش کان ہی تاخبرداری کرون

عقل گئی اور علم بھی اور صبر بھی ‏ ‏ یکبیک یارب نکل گئے سبھی

ناصبوری ہے مجھے نا وصل یار ‏ ‏ کچھ عجب ہی عشق کا یہہ کاروبار

بعد ازان سب یار و دلدار یکو آئے ‏ ‏ شیخ کا غم دیکھہ غمخوار یکو آئے

ایک نے بولا کہ ای روشن گہر ‏ ‏ چھوڑدے وسواس اٹھکر غسل کر

شیخ نے بولا کہ ای صاحب نفس ‏ ‏ غسل مجھہ کو آج ہی خون ولیس ب

کبھی کوئی بولا کہ ای تسبیح خوان ‏ ‏ ہے تمھاری آج وہ تسبیح کہان

شیخ بولے کام کیا تسبیح سے ‏ ‏ مین نہ رکھتا ہون مگر زنار سے

کبھی کوئی بولا کہ اے پیر کہن ‏ ‏ توبہ کر اس بات سے سن لے بچن

شیخ نے بولا کہ مین تو بار ہا ‏ ‏ ننگ اور ناموس سے توبہ کیا

کبھی کنے بولا کہ ای دانائے راز ‏ ‏ چل شتابی یہان سی اور اب کر نماز

شیخ بولے کان ہے محراب بھون ‏ ‏ جو نماز اپنی گذارون جاکے وہان

کبھی کنے بولا کہ کب لگ بات بو ‏ ‏ الٹھہ خدا کو سجدہ کر ای نیکخو

شیخ بولے بولنکہ وہ بت ہی کہان ‏ ‏ جو لے سجدہ کرون جاکے وہان

کبھی کہا کنے پشیمانی نہین ‏ ‏ یکبارہ تجھہ کو مسلمانی نہین

شیخ بولے مین پشیمان ہون سچ ہون ‏ ‏ جو اول سے مین ہوا عاشق سو کیون

کبھی کوئی بولا کہ شیطان اہرن ‏ ‏ راہ کا تیر ہے ہوا ہے سن سخن

پنچھی نامہ

پنچھی نامہ

بات یون کرنے لگی ہنسین ہنسج ۔ کیا سبب بیٹھا ہی یہان اے بے سمجھ

کب کریگا اے شیخ فانی خود پرست ۔ زاہدان ترسا کے کوچہ مین نشست

شیخ بولے کچھ نا تو تم بُرا ۔ لیکنی ہے تو سو میرا دل چہرا

اے بت ترسا کو ترسا مجھے ۔ دل اپکا دست نہیں ترسا مجھے

یا میرا دل مجھ کو دے یا مجھسے مل ۔ نیند تری ہت یہان ہو رہا ہون پا بگل

اے جفا جو ناز مین ترشی نہ کر ۔ آ میرے سینے سے لگ دوری نکر

دل دیا ہون مین تجھے اے سنگدل ۔ شیدا اپنے لطف سے تجھ سنگدل

اے چمن آرائے سرو نونہال ۔ آ میرے بر مین مجھے اب کر نہال

دور کب لگ آ میری انکھون مین بیٹھ ۔ دیکھہ درد دل میرے سینے مین پیٹھ

تا میرے دلکو ہے تا سینہ مین چین ۔ دل ہے پرغم دیدہ پرنم دن و رین

کیا کرون کان جاؤن ایدہون کر گئے ۔ تا میرا لب ہے تا دل مجھ سے

بسکہ تیرے غمسے ایدہر نگاہ ۔ دل گنوا کر ہو رہا ہون خاکسار

مہرسے کر سر فراز اس خاک کو ۔ خاک سے پہنچا مجھے افلاک کو

بعد ازان ہنسکر کہا اس مست نار ۔ اے یونہی بیہوش ہے پیر گنوار

سر ہوا ہے اب تیرا لکا فور سا ۔ فکر کر جا تو کفن اور گور کا

گر تیرا دم سرد جون کافور ہے ۔ عشق کی گرمی سے تو معذور ہے

تو تو اپنے قوت کا محتاج ہے ۔ گر تجھے روٹی ملے تو راج ہے

سر بسر اپنا گنوا کے عقل و ہوش | بیخود و بیہوش کر دیا جام نوش
جب ہوا یکجا شراب عشق یار | شوق یک جا ہوا چندین ہزار
دیکھ اسکے نوش لب کا نوش خند | ہوگیا دل لذت سے جیون ہین بند
بار دیگر بھی طلب کر جام نوش | نوش جان کرتے سوا آیا وہ جوش
جو کتابین آپ کی تصنیف کین | قابل توصیف اور تعریف تھین
حفظ قرآن جو سکے تھے سر بسر | سب گیا یکبارگی و سے بسر
کچھ رہا نہین یاد غیر از عشق یار | یار تو سرتاب عاشق بیقرار
ہاتھ ڈالا شیخ جب اسکے اوپر | بولی تب یون ناز سے وہ سیمبر
کا ہو فلانے عشق کا دعوے نکر | جھوٹھا ہے دعوی یہہ تیرا سر بسر
عاشقی کا جب نکو تو لاف مار | عاشقی بن کفر کے کب سازوار
کفر مجھہ زلفون بدل اختیار کر | نہین تو اپنی راہ لے جا ہر کدہر
شیخ تو اسکے پھنسے تھے دام مین | ہو رہے حیران اسکے کام مین
جب نتھا کچھ انکو ہستی کا اثر | گم گئے تھے اپنی ہستی کی خبر
اب تو مے پیکر ہوے سرشار مست | عشق زور آور پڑا یہہ زیر دست
پیر اگر عشق سے رسوا ہوے | ترس حق کا چھوڑ کر ترسا ہوے
پیر کہن کہنہ مین تازے لگن | یار خاطر پس رہے کسطرح مین
عاقبت وہ شیخ سرمے مست ہو | سنگدل سے بات بولے سن کہ تو

مجھ کو تیرے غیر ای بیکو سرشت — خوبتر دوزخ ہی نا سانوں بہشت

بعد ازان اسنے سنے جب یہہ سخن — لطف سے بولی کہ ای میری سجن

گرچہ اتنی مہر کی ہین تجھ مجال — پس میرے خوکان چرا جا ایک سال

شیخ نے لاچار ہوکر اختیار — خوک بانی کا کیا دل سے قرار

عاشقی کا کچھ عجب ہے رسم و راہ — نا سمجھ مین آئے اجلا نا سیاہ

یہان تو مین اس شیخ کی کچھ چوک ہے — ذات مین ہر ایک کی سو سو خوک ہے

نفس کے خطرے ہین کیا خوکو نسکم — پرورش مین انکے تو ہی دمبدم

جب تو حق کی راہ مین جانے منگے — کئی ہزاروں خوک و بت آوین اگے

وے چلا یہہ خوک بت ای دیندار — یا کہ رسوا کر اپکو شیخ سار

الغرض جب شیخ وہ ترسائی ہو — روم کے تو کون منے رسوائی ہو

یار انکے اسس گرفتاریکو دیکھ — خاک ڈالے سر مین اس خواریکو دیکھ

بعد ازان سب مل گئے عزم سفر — تا چھپا وین روم سے رو ہر کدھر

پس مرید اک شیخ کے نزدیک جا — یون عرض کی کا ای ہمارے پیشوا

ہے ہمارا قصد گر فرمان پائین — جو نکل اس ٹھار سے کعبہ کو جائین

یا ہمین بھی ہوئین ترسا جو کہ آپ — سر بسر یکے ہوئے رسوا جو نکہ آپ

یا کہ تمکو یہان اکیلا چھوڑ کر — جا تو اڈالین گلے مین سر بسر

شیخ بولے تم نہین اب دیر لاؤ — جان نہین جانا ہو وان جلد ہے جاؤ

جو تمہین وہان شیخ کو یون چھوڑ آئے
کیا گئے ہو تم برائی پائے

دوستان تم دکھ سنے ہوتے شریک
سکھ مین تو ہوئے بیگانہ نزدیک

کہو تمہاری کس وضع یاری اتھی
کس روش کی یہہ وفاداری اتھی

جب لیا اس شیخ نے زنار ہاتھ
تم گلے مین ڈال لینا تھا سنگات

او گئے تھے جبکہ ترسائی قبول
پس تمہین بھی اوہی کرنا تھا حصول

او تو عاشق ہو کے بدنامی لئے
تم جدا ہوائے کیون خامی کئے

عاشقان تو سر تسبیر بدنام ہین
جو دو رہین اس راہ مین سو خام ہین

بعد ازان یاران کہے ای نیک خواہ
یہان تو ہر گز نہین ہمارا کچھہ گناہ

بارہا ہم شیخ سے مانگے رضا
جو ہمین بھی ہوئین کافر اس رضا

چھوڑ کر اسلام کافر ہو رہین
روم مین تو ہم بھی رسوا ہو رہین

شیخ سو اسباب کو نین مان کر
کسکو اپنے کام کا نہین جان کر

ایکباری سب کو فرمائے رضا
تب ہمین لاچار ہو کر لی رضا

بعد بولا او مرید معتقد
گر تمہین اس کام مین ہوتے مجد

شیخ سے جسوقت پائے تھے رضا
وہین لیجانا تھا خدا سے التجا

کای خدایا بخشدے اس پیر کو
در گذر کر پیر کی تقصیر کو

کوئی اس درگاہ مین آیا نہین
جو آپکا مدعا پایا نہین

جب سنے اس مرد سے یہہ بات یا
ہو رہے ہین آپ سے سب شرمسار

پنچھی نامہ

راہزن ہوتی ہیں اس دیندار کی — کون ہے پاپن کوئی مجھ سار کی

مرد کو مجھ راہ سے گمراہ کیا — کی خطا میں ہائے کیا آگہ کیا

اس گنہ کا کس وضع میں دوں جواب — تو ابھی مجھ کو دکھا راہ صواب

بسکہ کرتی اس وضع جوش و خروش — تا دیا اسکو ندا ہاتف یہہ خوش

اے بلا ماری دکھیاری پاپ کی — کھول انکھیاں بخشی تقصیر آپ کی

جس وضع تو شیخ کو رسوا گئی — دین چھوڑا کر اسکو تو ترسا گئی

اس وضع اب کفر سے تو توڑ دل — دوڑ جلدی تا شیخ سے تو جا کے مل

پاک دل سے توبہ کر اے زن خراب — ڈھونڈھ جا کر شیخ ہو مومن شتاب

کیا بیدین تھا اسکو تونے اول — دین میں اس مرد کے اب باندہ دل

گرچہ تھا اس شیخ کا عشق مجاز — تو حقیقی عشق سے ہو سرفراز

سن ندا وہ زن اٹھی ہشیار ہو — کفر سے یکبارگی بیزار ہو

سر ننگے اور پاؤں سر سے نکلی بہار — جستجو میں شیخ کے بے اختیار

ناسمجھتی ٹھوکراں نا رہ کے خار — سینہ پھاڑی نین جاری خونبار

تاتلک وہاں شیخ کو ہوئی آگہی — راہ سے جاتے وہیں الٹے سبھی

بعد ازاں سب کو وہیں سمجھائی ہیں — سنگ لے کر شیخ سبکو آئی ہیں

دیکھتے کیا ہیں کہ زن ہے زار و زرد — سینہ بریاں چشم گریاں آہ سرد

سر ننگی اور چاک تن کا پیرہن — لوٹتی ہے خاک میں مردہ تن

حکایت حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ

پنچھی نامہ

جب سنے ہدہد سے یہہ قصہ سبھی
شوق لیسے سب وو تڑپے جون مچھی

عشق سے سیمرغ کے سب یکبار
ہوئے سب دلمین اپنے بیقرار

متفق ہو عزم کیتے راہ کا
شوق پکڑے شاہ کی درگاہ کا

بعد ازان کیتے اپسین فکر سب
راہ کا سردار کرنا کاکو اب

کام بے سردار تو بنتا نہین
یہان تو کسکو کوئی بھی گنتا نہین

مصلحت یہہ ہے کہ سب کے نام سے
قرعہ ڈالکر ین دیکھنا اسکام سے

نام سے جس جانور کے قرعہ آئے
سرور و سردار وہ سبکا کہلائے

ہے سزاوار اسکو تاج سروری
اسکی سب ملکر کرین فرمانبری

تا مگر سیمرغ کو پاوین ہمین
ذرہ ہو خورشید تک جاوین ہمین

جب بچاری بات کو سب اس وضع
قرعہ سب کے نام ڈالے تس وضع

ناگہان قرعہ پڑا ہدہد کے نانون
بس لگے اپنے پرونکی اسپہ چھاون

حکم مین اسکے ہوئے سب جانور
اسکو بیشک اپنا سمجھے راہ بر

حکایت سرداری دادن ہمہ مرغان ہدہد را

جب دئے ہدہد کو ملکر سروری
سر پہ اسکے لا رکھے تاج سری

کئی ہزاران جانور سنگ ہو چلے
شاہ کے مشتاق یکرنگ ہو چلے

جبکہ آئی راہ وادی کی آگے
بن بہانے دیکھہ کر سب جی گئے

دلمین سب کے یکبیک ہیبت پڑی
خوف کے لرزہ سے تپ آکر چڑھی

حکایت سوال کردن جانوران بہ ہدہد

راہ کو دیکھی تو سب ہوٹ ناد سے / رنج رہ ایسا کہ دار و نا سے

باد استغنا کی یون چلتی ہے وہان / گر کہون تو جائے اڑ کر آسمان

پس کہو وہان یہہ دیکھی اب کیا کرین / دیکھتے جیو کا زیان کیون نا ڈرین

وے تو چلکر آئے سب ہدہد کنے / کچھ سو دل امید اور کچھ ڈر سے منے

پس لگے کہنے کہ اے دانا ے راہ / جانتے نین کیا ہمین آداب شاہ

تو سدا ہی کین سلیمان کے نزدیک / قرب ہیگا تجھ کو سلطان کے نزدیک

جانتا ہے تو سہم ادب ملوک / راہ کا معلوم ہے تجھ سب سلوک

ہے عیان خوف و خطر کا تجھ شمار / تو پھرا ہے گرد دور روزگار

تو ہماری راہ کا ہے پیشوا / بند دنیا ہم کو ہے تجھ پر روا

چل ابھی منبر پہ چڑھ کر وعظ بول / جو گرہ دلمین ہمارے ہی سو کھول

کر بیان شاہون کی خدمت کا طریق / دے جواب اسکا جو کچھ پوچھین رفیق

کھول اول ہر اک دل سے تو گرہ / تا کرین ہم طے جمعیت سے یہہ رہ

بسکہ ہے در پیش یہہ راہ دراز / خوب ہے اول سے ہونا چارہ ساز

حکایت جواب دادن ہدہد مرغان را

بعد ازان ہدہد اک ڈونگر پہ چڑھ / خطبہ پڑھنے کو لگا منبر پہ چڑھ

دو طرف بازو کو دو مقری ہوئے / کون وہ سو بلبل و قمری ہوئے

جب صدا الحان سے دونو اٹھائے / قدسیان آواز سن حالت مین آئے

حکایت سلطان محمود با یک پسر کہ ماہی گرفتہ دل انداختہ بود

حکایت خونی کم صوفی اور او خواب دیدہ بود

ایکدن سلطان محمود از قضا
وہ اکیلا اسپ پر جاتا تھا جب تلک
وہ کنارے پر ندی کے ڈال گل
شاہ گھوڑے سے اترا اسکے کنے
پس لگا کہنے کو چھوکرا اے امیر
ماہماری ارملہ ہے ایک رانڈ
صبح سے تا شام کرتا ہوں شکار
پس کہا شہ نے کہ اے طفل کیک
مان لی تب شاہ کی چھوکرے نے بات
بہت آئی شہ کی برکت سے مجھے
دیکھ کر لڑکے نے اس مچھلیوں کو تب
پس کہا شہ نے کہ یہہ تجھ کو شکار
بولکر اتنا چلا شہ وہان سے جب
بعد ازان بولا اسے شاہ جہان
ہی مچھلی یہہ آج کا تیرا شکار
دوسرے دن شاہ اپنے گھر کو جا
لیکے بیٹھا اسکو اپنے تخت پر

اپنے لشکر سے پڑا تھا کین جدا
ایک چھوکرا اسکے آیا ہی تلک
فکر سے بیٹھا ہے کملا جون کنول
جلکے پوچھا کیون ہے تو اس غم سنے
سات بھائی ہیں ہیں ساتون فقیر
مین یہان بیٹھا ہون دل آزردہ ماند
کوئی مچھلی پکڑے تو مین ہی کوئی وہ ہا
آج کے دن مجھ کو کیتا ہی شریک
پس ستا دریا مین گل شہ اپنے ہاتھ
ہاتھ آئی اسکے اک سے اک اچھے
بولا دل مین ہے میرا بخت عجب
کیون نہ ہووے شہ تیرا ہے حصہ دار
حصہ لے اپنا گیا وہ طفل تب
آج کا تو حصہ لے اور مین صبا ان
تو صباح ہوگا آپ ہی میرا شکار
بھیج کر کسکو لیا لڑکا بلا
پس کہا لوگون سے نے مین یہہ خوشتر

جا ابھی تو پیر کا سایہ پکڑ — تا ترے ہاتھ آوے یہہ دولت مگر
جب کرے تجھ صاحب دولت قبول — خار تیرے ہاتھ میں ہو جاوے پھول

حکایت یاری دادن سلطان محمود غزنوی با خارکش

ناگہاں محمود نکلا تھا شکار — سو پڑا کہیں بھول کر لشکر سے بار
وہاں لکڑ ہارا جو دیکھا اسنے کہیں — خار لکڑی لادتے تھے خر پہ وہیں
گر پڑی تھی لاد اور خر تھا کھڑا — پھر وہ ضعفی بن میں مکدر ہو اڑا
شاہ جب چلکر گیا اسکے نزدیک — فکر میں حیران اسے دیکھا وہ نیک
پس کہا پوچھا اٹھا دوں میں تجھے — وہ کہا اب کیا نواز بیگا مجھے
گر مدد کرتا ہے مجھ کو ایجوان — ہے مجھے یہہ فایدہ نیں تجھ زیان
ہے ترے مکھڑے پہ خوبی کا جمال — کیا عجب ہے گر کرے مجھ کو نہال
پس اتر گھوڑے سے شاہ کامگار — گل سے ہاتھوں نسے اٹھا کر سخت خار
لادوی پوچھا گدھے پر بعد آن — آملا لشکر سے اپنے شاہ وہاں
تب کہا ایک فوج کو وہ شہریار — اک لکڑ ہارا گدھے پر لاد خار
ہے پیچھے آتا گدھے کو ہانکتا — وہ جو رستے کو شہر کے جھانکتا
جاؤ اسکو یہاں تلک تم بیدرنگ — ہر طرف سے راہ اسیر کرکے تنگ
گھیر کر تم لاؤ میرے تک اسے — پھر کدھر چھوڑو نکو مارگ اسے

حکایت شیخ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ گوید

نا ہی بازو مین طاقت زور پر ... راہ کو ہی اس وضع کے پر خطر
کوئی اگن کے درمیان لگتی ہی گھاٹ ... کوئی چل سکتا ہی ایسی سخت باٹ
سر گنوائے ہین کئی اس راہ مین ... جل گئے ہین کئی اگن کی باہ مین
کام اس مارگ مین ہر کس کا نہین ... مر پڑونگا ناگہان مین جب کہین

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ اے نامرد تو ... کس سبب ہے اس وضع دل سرد تو
جب تجھے کچھ قدر دنیا کی نہین ... تو موا تو کیا جیا تو کیا کہین
یہہ تو دنیا ہے نجاست سر بسر ... خلق مر پڑتی ہے اسمین دربدر
جونکہ کیڑا کیا سٹے گا بند مین ... خوار ہو دنیا سے جی سر گند مین
گر ہمین مرجائین اس مارگ مین اگر ... خوبتر ہے تا کہ اس دنیا مین خوار
کئی وضع کے ہین جہانین پیشوا ... عشق کے پیشہ سے ہے کوئی پیشوا
عشق تجھہ کو گرچہ بدنامی مین پاے ... خوب ہے لے کہ حجامی مین لائے
رہزنی کوئی کرکے سولی پر چڑھے ... کوئی چوری کرکے جا بند مین پڑے
کوئی دھوبی ہو پھرے اور کوئی چمار ... کوئی گھر گھر بھیک مانگے ہو کے خوار
تو ایس کے شمار کچھہ انصاف کر ... عشق بہتر ہے کہ پا کسب دگر
گر کہین گمراہ لوگان تجھہ کو سب ... کون وہان پہنچا جو تو پہنچیگا اب
بولتے ہین بات یہہ لوگان کنے ... بات کھوٹی ہو ولیکن اس سنے

بعد ازان ناچارگی سے شیخ واہین — نیم جو زر جھاڑ نہین پائے کہین
شاد ہو کر جو گئے روٹی خرید — سخت بارا غیب سے آیا پدید
شیخ نے وہان دم لیئے لگ نین ذرا — اڑ چلا بار سے جھاڑو ٹوکرا
گھبرے ہو کر چلے بانہہ سنگات — جیب کھا ملنے لگے آپسکے ہات
یا الٰہی کیون کرون کیا کرکے یون — مول جھاڑو ٹوکریکا تسپے دون
وہ جو پیچھے دوڑتے جاتے ہین لگ — پائے جھاڑو ٹوکرا ابن ہین انک
پس کہے خوش ہوکے دلمین یا الٰہ — یہہ جہان مجہپر کیا تو کیون سیاہ
زہر کیتا جان مجہہ پر نان بہی — لے اپس کا نان اور یہہ جان بہی
پس دیا ہاتف ندا ای نامراد — سالنے خر ہوئے روٹی بے سواد
ہین دیا یہہ دیکہہ تجہے سالن کا گر — یہہ عطا منت سمجہہ اور شکر کر

حکایت یک دیوانہ خلعت خواستن از درگاہ باریتعالی

ایک دیوانہ تہا ننگا آزاد دل — خلق کو کپڑون سے دیکہا شاد دل
پس کہا یارب مجہے بہی کچہہ اڑا — کانپتا ہون ٹھنڈ سے مین تھرتھرا
تب دیا ہاتف نے اسکو یون ندا — دہوپ مین جا بیٹھ لے مرد خدا
ہانس کے دیوانہ دیا تب یون جواب — کیا نہین کچہہ تجہہ کنے بن آفتاب
بہی ندا آیا کہ دس دن صبر کر — جو مقرر ہے صبوری کو ظفر

حکایت بی بی رابعہ بصری علیہا الرحمہ

جواب دادن ہدہد

کان سمجھتا ہی کسے یہہ واقعہ
جبتلگ عاشق نہین جون رابعہ

اس دریا مین کئی وضع سی بوالفضول
آئیے تسدن ہیچ در ہیچ قبول

کر دیکھاتے ہین کبھی کعبہ سے پا
کب کرین دیولین حق کا رازدار

حیب تو اس گرد سے باہر آئیگا
ہر نفس مین جمعیت دل پائیگا

کٹ رہا ہی جبتلک اس گرد مین
خوار سرگردان رہیگا آپ مین

کس وضع نا ہو سکیگا تو سکی
جب پریشان تجھہ کو کرتی ہی لکھی

در حکایت یک دیوانہ گوشہ نشین گوید

ایک دیوانہ تھا گوشہ مین کہین
دیکھہ اس بولا عزیز مصر دین

کچھہ عجب دستی ہی تیری اہلیت
خوش ہو اس گوشی مین تجھکو جمعیت

بس کہا دیوانہ جمعیت کہان
توڑ کہاتے ہین مجھے مچھر مکھیان

دنکو مکھیان و بتیان ہین مجھہ عذاب
راتکو مچھر و نسے نین آتا ہے خواب

کیا سو وہ نمرود کا آدھا مچھر
جو گیا یک پل مین سارا مغز چر

مین تو نین نمرود لیکن ای حبیب
یہہ مچھر مکھیا ہوئے میری نصیب

حکایت سوال کردن مرغ سیوم

تیسر اپنچھی کیا اگر سوال
مین گنہگار ہون سی گھبرا ہون بالبال

نا امیدی کی نہین درگاہ او
عاجزی سے ہو گنہگار عذر جو

پاک جا گاہ کیا گنہ آلودہ جا تون
حضرت سیمرغ کو کیا منہہ دکھاؤن

ناگہاں ہاتف دیا آواز اس — لطف سے رب نے کیا ہمراز اس

جب تجھے کہتا ہے معبود جہان — تو کیا توبہ اول جب اے فلان

پھر کے توبہ کر کیا جب تو گناہ — نہیں کیا تیرے گناہ پہ میں نگاہ

مہر سے اپنے کیا توبہ قبول — رکھ لیا تجھ کو غضب سے اے بوالفضول

ہے ابتک تو تم سے پھر جوں زار زار — باز آ پھر اے پریشان روزگار

باز آ جب ہے یہہ دروازہ کھلا — تو گناہ کر تا بخشتا میں بھلا

حکایت شنیدن آواز لبیک حضرت جبرئیل ع نزد درگاہ کبریا عز شانہ

تھے سنے جبرئیل ع سدرۃ پر ایک شب — غیب کے پردے ستی لبیک رب

میں لگے کہنے کو دل سے کر خطاب — کس ولی کو حق یہہ دیتا ہے جواب

ظاہر اکرتا ہے بندہ کوئی یاد — نہیں سمجھتا کون ہے وہ نیک ذات

جھوٹھہ نہیں جو خاص ہے بندہ سچا — نفس مردہ دل سے زندہ ہے سچا

یوں نہیں جبرئیل میں اسکا نشان — ڈھونڈھ دیکھے جا کے ساتوں آسمان

اور بھی طبقاں میں گئے ڈھونڈھ ہکر — سات دریا کی لئے جا کر خبر

ڈھونڈھے سارے یکطرف سے بحر و بر — کہیں نہ پایا کس مکان اسکا اثر

بھی آ ایکے کنار آئے جب شتاب — وہ کہا لبیک کا پھر بھی جواب

دوسرے بار بھی وے ڈھونڈھ کر — ایکدم میں سب جہاں کا سیر کر

پنچھی نامہ

حکایت شہد فروش و صوفی و فقیر

پس اسے بولا دوکان دار ای عزیز — کوئی دیتا ہے مفت مفتی کو چیز

پس دیا ہاتف نے صوفی کو ندا — آ ادھر مجھہ پاس المفتی گدا

ہین مفت دیتا ہون تجہہ مفتی کو مد — شہد تو کیا جسپہ تیرا ہووے جد

رحمت حق تو سمجھہ جون آفتاب — جسکی پڑتی ہے ہر اک ذرہ پہ تاب

رحمت اسکی دیکھہ جی کافر بدل — اس پیغمبر کو کہا کیا سنو جل

حکایت عتاب کردن حق تعالی بر موسی ع

حق تعالی نے کہا موسی سنگات — بولتا ہو کہین تجھے سن ایکبات

تجھہ کو ستر بار قارون بار بار — عجز و زاری سے پکارا ہانک مار

کیون ہوا نہین اسکو تو فریادرس — رحم اسپر تون کیا نہین کیون سو بس

گر مجھے یکبار کرتا وہ خطاب — مین بچا لیتا نہ کرتا کچہہ عذاب

کاڑ دیتا اسکے دل سے شرک سب — دین کا دیتا اسی ذوق و طرب

تو کیا اسکو عذابون سے ہلاک — خاکسار مین کیا اس غرق خاک

گر کیا ہوتا تو بندا اسکے تئین — دکھہ نتھا تجھہ کو عذاب اسکے مین نہا

دیکھہ انکھیان کھول کر تو ای عزیز — لطف کا حق کے تجھے گر ہے تمیز

اس صنع کی جس کو گنجایش رہے — کیا اسے کس شہ سے آلایش رہے

حکایت فوت شدن مفلس و نماز نگذاردن زاہد بروی ج رحمت

کل اتھا تو جز تیرا پیدا ہوا — جز اتھا تو کل پہ تو شیدا ہوا

نین ہی جیوں تن سی جیا اور تن سوں جیو — دیکھ خوبی پو سے ہے جیو سے پیو

جب احد کو نین ہے اس رہ مین عدد — جز و کل کہتا نہین سے ہے تا ابد

ابر رحمت نین برستا جبتلک — شوق دل کا نین ابلتا تب تلک

باغ مین ہوتا ہے جب گل کا بہار — سو تیرے ہے واسطے ابد و ستدار

وہ فرشتونکی عبادت سر بسر — ہی سبھی تجھ واسطے روشن گہر

حکایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ

نقل ہے عباس سے جب حشر کون — ہوینگے کالے گنہگارونکے موں

ہو رہیگی سب خلق حیران و دنگ — دل پریشان اور زیادہ حال تنگ

حق تعالی تب طلب کر کر ملک — جو ہوین گے اس مین سو تا فلک

کئی ہزاران سال طاعت انکی سب — لیکے بخشیگا گنہگارونکو تب

پس کہینگے وے فرشتے یا الٰہ — ہارتی ہی کیوں ہماری خلق راہ

حق تعالی نے بولیگا بزان — کیا نفع طاعت سے تمکو کیا زیان

خاکیون کا اس منے ہوتا ہی کام — ہے بجا بھو کو انکو دینا یہہ طعام

حکایت در سوال طیر چہارم گوید

مین نکھی نے چوتھے آکے یوں بات — جو ہے میری اصل مین نامرد ذات

کچھ عجب نے کہتا ہی میرا مجھ کو حال — ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم ہی خیال

بعد ازان لوگون نے بولا ہے عجب | شیخ کا اُس جائے آنا کیا سبب
شیخ یون بولا کہ یہہ تردامنان | ہے عجب فرقہ نہ مردین نا زنان
مین کبھی رہین دین کی ایکے سخن | نامشاں مرد نا مانند زن
جب جوانمردی سے میرا دل ہے سرد | لاج آتی ہے کہلانا مجھہ کو مرد
جس کو یون ہے راہ مین مولا کی غم | جانتے ہین وہ اپس کو کب سے کم
گر تجھے بھی کچھہ ہے اس غم کا اثر | خودنمائی اور خودی سے درگذر
بال بھر بھی مین ہون جو کر سبھگا یون | خودنمائی گئی نہین تیری ہجون
خودنمائی کیا یہہ تیری دل خوشی | خواری و عجز ہے سب دلگیری خوشی
اس خودی کو تو اپس کا بت نکر | ہو نہ تو بت گر اگر ہے کچھہ خبر
بندۂ حق ہے تو مت کر سرکشی | مرد دین ہو ہو نہ مرد آذری
جانتے ہین بات یہہ سب خاص و عام | بندگی سے کوئی نہین برتر مقام
بندگی کر بندگی مین رہ سدا | بندگی سے عزت نہ تو مانگ اے گدا
ہین ہزاران بت جو تیرے دلق مین | مت کہلا صوفی اپس کو خلق مین
اے مخنث مین ہی تو مرد نہین جیب | جامہ مردانہ تجھہ کو کیا سبب

حکایت خصومت نمودن دو کس و آمدن پیش قاضی

دو جھگڑتے آئے قاضی کن خبیر | قاضی انکو لیکے جا گوشہ کے دھیر
بیٹھ سے کہنے لگا آہستہ یون | ہین تمہین درویش لڑتے ہو سو کیون

حکایت عاشق شدن گدا بر بادشاه

گر اسے کچھ عشق کا ہوتا اثر — وہیں کھڑا رہتا کہ ڈالو کاٹ سر

جسکو سر معشوق سے پیارا ہوا — عاشقی کے پیٹ سے نیارا ہوا

سر کٹانا گر وہ کرتا اختیار — مین بھی کرتا اسپہ اپنی جان نثار

جب نہین عاشق وہ دعوی دار تھا — سر کٹانا اسکا بہتر کار تھا

یہہ کیا مین کام یون انکے لئے — تا جہوٹہا دعوی کرے نہین اور کوئی

حکایت سوال کردن مرغ پنجم

پانچوان پنچھی کہا یون عذر خواہ — یہہ مرا ہے نفس دشمن آہ آہ

کسطرح سے مین چلون تیرے سنگات — راہ کے رہزن کو لیکر اپنے سات

مین کرے یہہ نفس کب فرمانبری — اس کو نہین ہی مجہہ کو جانبری

لانڈگا ہو گا جنگل کا آشنا — یہہ کو نا گہر کا ہی نت نا آشنا

تجہہ کو تو ایسا عجب آتا ہے یو — آشنا کو کاٹ کیون کہاتا ہی یو

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ یہہ نفس لعین — ہے کتا بدخوی اور بحث ہین

کر بکہانے تجہہ کو کوئی باہی — تب کتا پاتا ہے تیرا فربہی

دیکہہ تیری عمر کا سارا حساب — تین پن تینون سو تیرے ہین خراب

جہوٹ پن مین ہے تجہے نادانگی — اور جوانی مین تجہے دیوانگی

بوڑہپن مین ناتوانی کاہلی — ہے تجہے ہر سن مین بیجا حاصلی

حکایت حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ

دور تا میدان مین وہ ہے جتنا / لگ سکے اسکے ساتھ رہتا ہی کتا

سوار کو ملتا ہے جتنا کچھ شکار / پہہ بھی ہو جاتا ہے اسمین حصہ دار

اس کتے کو جو کیا ہیر لیسے بند / جگ کے شیر و نیر ہے ڈالا وہ کمند

اس کتے کو جسنے عاجز کر رکھا / نعمت حق کا انھین لذت چکھا

اس کتے کو باندھ لایا جو کوئی / قہر کو پھاند لیسے بے پرواہ ہوئی

حکایت یکی بادشاہ کہ نزدیک درویش رفتہ بود و درویش بر وی خیال کجرو

کس گدا پر بادشاہ کیتا گذر / اس گدا نے نین کیا شہ پر نظر

ہیں کہا شہ اسکو ای مفلس گدا / دیکھ آخر تو بڑا یا ہین بڑا

یون کہا پھر بعد ازان مرد فقیر / بات تو مت پوچھ مجھ سے ای امیر

گرچہ اپنے کو سرانا خوب نین / یہہ تو تیری بات پر کہتا ہون مین

جب نہین تو راہ دین کا رازدار / خوبتر تیرے سے مین ہون لاکھ بار

حکم مین جس نفس کے تو ہے جنم / سو وہ خر میری سواری کا جنم

سو وہ چڑھکر تیرے کاندھے پر مدام / نت پھراتا ہے تجھے دیکر لگام

جب گدھا میرا ہی تیرے پر سوار / مین بڑا یا کہہ مجھے تو ایکبار

ہے کتے سے نفس کے تو آشنا / نین تو راہ دین سے اینک آشنا

نفس کے من کی منگی ہے تو خوشی / طبع خاکی کو کیا ہے آتشی

نین رہا اس آتش شہوت سے آب / اڑ گیا ہے نور دل اور تن سے تاب

حکایت روباہ نر و مادہ کو ہلہ

سوال کردن مرید

جواب دادن

پس کہا ہے کہ تیرا نفس سگ | ہے جہان ابلیس کا وان نہین سلک
نا تو یہان ابلیس نا تلبیس ہے | آرزو ہر ایک تیرا ابلیس ہے
ہوئے اک آرزو تیری تمام | تجھ کو ہین سو ابلیس مجھ والسلام
ان دنون کی کچھ عجب تاثیر ہے | ہر سر ابلیس کی جاگیر ہے
تو ہوا جاگیر مین سب اسکے ہاتھ | تا کریگا وہ کبھی کچھ تجھ سے بات

شکوہ کردن ابلیس سے کے مرید پیش پیر خود

کوئی کہا ابلیس کا جب کر گلہ | پیر سے اپنے جو تھے صاحب جلا
جو پڑا ہے وہ لعین میرے دنبال | چھوڑتا نہین کس طرح میرا خیال
رات دن کرتا ہی مجھ سے مکر و فن | دین کا میرے ہوا ہے راہ زن
پیر نے اسکو کہا ابلیس بھی | دیکھ تیرے رو رو گیا ہے یہان ابھی
جو میری جاگیر ہے دنیا تمام | سو وہ بات کرتا ہے اگر وصوم دعام
تم کہو اسکو کہ اے مرد خدا | چھوڑ دے جاگیر میری ہو جدا
نہین کبھی تیرا چھوڑ کرونگا خیال | بے فکر تو ہو دیگا رستہ سنبھال
نہین مجھے کچھ دین کے لوگون سے کام | اصل مطلب یہہ میرا ہے والسلام

حکایت حضرت عیسی علیہ السلام

لیٹ گئے تھے خواب عیسی نے مگر | سو رہے تھے سر کے نیچے اینٹ کر
کھل گئی جب آنکھ اسکی نیند سون | سامنے دیکھا کہ ابلیس کون

قبر میں مرد یکو رکھتے منہہ پھرائین | مغز معنے کو نہ ہرگز پھر کے پائین
کیا ہوا جی مکھ پھرایا اب کنے | منہہ پھرایا ہیں جو جیتے جی انسے
خشک ڈالی کو جو کوئی پیرا تو کیا | مر گئے پر کوئی منہہ پھیرا تو کیا
زندگی میں جسکو ہے دیتا کہ جب | عارفاں کن دو ہے ناپاک خب

در سوال پنچھی ہفتم کردن

ساتواں آیا پنکھی کوئی بعد ازاں | معتبر ہے اس طرح کھولی زبان
جو میرا جی تو بہت زر دوست ہے | عشق زر سو مغز باقی پوست ہے
جب تلک جیوں گا نہیں زر مجھ کنے | گاہ ہوں گل کے بہ شکل گلشن منے
عشق مال و عشق گنج و عشق زر | مجھ کو معنے سے کیا ہے بے خبر

جواب دادن ہدہد انمرغ را

پس کہا ہدہد کہ اے دنیا پرست | کیوں ہوا ہے اس طرح غفلت میں مست
زر سو کیا ہے ایک رنگی زرد سنگ | تو سو خوش ہو یوں کمن دیکھ رنگ
دیکھ زر کو تو بسرتا ہے خدا | وہ سو میری راہ تب ہے جدا
نا ہیرے زر سو کسے ہے کچھ لقا | نا تجھے اس زر سے کچھ ہیگا وفا
جب تو کچھ درویش تو وینے منگے | آزمایش اسکی یوں ہیٹے منگے
زر کی ہستی سے ہوا تجھ کو فراغ | او تو تیری پشت کو دیتا ہے داغ
زر کی لالچ میں گنوائی عمر سب | رات دن جی کو ہے تیری زر کی طلب

تو سوزر کی فکر مین سب دن مدام — کئی ہنر کی فکر مین کرتا ہے کام

دین کے مارگ منے تو پڑ رہے — جو گدا صا و لدل منے پھنسکر رہے

زر سو کیا ہی بات مین تیرے کوا — تو سو پابند اس منے پڑ کر ہوا

اسکو دیسے کر حذر اے پیر کہن — اس سے منگ خط حق سی یوسف کے کفن

حکایت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ از حضرت بی بی رابعہ سوال کردہ بود

شیخ بصری رابعہ کے آگی پاس — جا کے پوچھے بات یہہ وہ حق شناس

وو سخن جو ہو ینگے کئین تم سنے — تا تمہین بولو نہ بولا اور کنے

خود بخود جیو دل سے وہ بچا ہو ویگا — سو مجھے بولو جو پر جا ہو ویگا

تب کہی بی بی کہ اے شیخ کبار — سوت مین کاتی اتھی کئی ایکبار

آئے دو دینار اسکے مجھ کو ہین — بیچ لئی دو نو کتین مین ہاتھ مین

خوف سے آنت کے ڈر کے دلمین لیک — ہاتھ مین ہر ایک لئے دینار ریک

تا مبادا ابلس کے دونو ایکبار — راہزن ہو جائین میرے ایکبار

تو سو جو جو جوڑتا ہے زر مدام — نا حلال آتا ہے دلمین نا حرام

مرگئے پروار تان نے کھائین مال — ساتھ تیرے آئے نا غیر از وبال

انکو نئی دل ہی تو زر کے عشق سون — زر بدل تو بیچتا پیغمبر کیون

راہ مین تجھ کو وہان اک بال بھر — ساتھ کیون لیجائیگا یہہ گنج و زر

خاص مجاری اور جھجے ہین زرنگار ‌ دلکشا و جان فزا جون روئے یار

ہووے جسکو دیکھتے دلکو فرح ‌ کس طرح اس گھر کو مین دون کس طرح

بیٹھتا ہون بادشاہ مین ہو کے وہان ‌ بادشاہی چھوڑ کر جاؤن کہان

کان پھرون گھر چھوڑ کر مین دار دار ‌ راہ کا دکھ سو سنتا کان جاؤن یار

باندھتا ہی گھر میرا جنت سے ہوڑ ‌ کوئی عاقل جائے کیون جنت کو چھوڑ

جواب دادن زاہد او را

پس کہا زاہد نے اے کم ہمت ‌ کیون رکھا ہے یار سے جیکو ٹکٹ

کیا ہے جنت بچار کی تمنے خراب ‌ تو سو اس مین جل کے ہوتا ہی کباب

گھر تیرا جنت ہو یا گر خشاد ہو ‌ ہے اجل کا تجھ بند بچانہ سنو

موت سے تجھ کو اگر ہوتا امان ‌ خوب تھا یہہ گھر تجھے اور یہہ مکان

حکایت تعمیر نمودن بادشاہ ایوان بلند و جواب دادن یک زاہد او را

گھر بنایا بادشاہ کوئی زرنگار ‌ مال زر کر خرچ پیسا بے شمار

جب ہوا حاصل عمارت سے فراغ ‌ کر دکھایا فرش سے اس رشک باغ

لوگ ملک کے آنے لگے ‌ دیکھ اسکو راحتان پانے لگے

بعد ازان اک روز شاہ کامگار ‌ جشن فرمایا مجالس کو سنوار

سب مشیران اور وزیران کو بلا ‌ پس حکیمان اور وزیران کو بلا

دوڑتا پھرنے لگا جب گھر بگھر
کوئی دیوانہ دیکھ کر بولا اسے
دل میں میرے کبھی تو انجام دیکھ
نہیں ہے مجھکو فرصت اب اس شغل سے

خلق عالم کو بلانے ہر کدھر
بات کہتا ہوں تجھے اگر نا ہو غصے
جو تیرے گھر جاکے اکدم آؤں لیک
میں نہ آتا ہوں تو سن اس غدر سے

حکایت عنکبوت یعنے مکڑی

دیکھہ لے مکڑی کو ایسا جب جال
سا تد ھ میں لوگوں کے جالا باندھ کر
کوئی مکھی سپڑی تو اسکا پیکے لہو
وہ مکھی جالے منے جب سوکھ جائے
ناگہاں گھر کا دھنی اسطرح آ
ہی یہہ دنیا حق تیری سن ہو بہو
ایکدم میں ہو کے جاوے سب فنا
جائیگا جس روز مالک آئے گا
یہہ تیری دنیا و دولت اور شے
قید اس کا جان یہہ گھر اور سرا
کیا یہہ دنیا ہے جہان پر غرور
کھول انکھیان دیکھ تجھہ اس راہ کو

کسطرح کرتی ہے دلمیں کئی خیال
دام کرتی ہے مکھیونکا سر بسر
کرکے رکھتی ہے ذخیرہ تا ہو بہو
بعد ازاں آہستگی سے اسکو کھائیے
توڑ کر سٹتا ہے سب یکبار کا
یہہ تیرا گھر اور ذخیرہ مو بمو
کان رہیگا جان و دل اور یہہ بنا
ایک پل میں سب فنا ہو جائے گا
تو نہ ہو تو بول تجھکو کان رہے
قید میں پڑ کر اسکو مت سڑا
چھوڑ جاویگا اسے اکدن ضرور
چل شتابی ڈھونڈ ہنے درگاہ کو

پنچھی نامہ

سوال پنچھی کا

درد کو میرے تو درمان ہے نہان — عشق مین ہے کفر اور ایمان نہین
کفر اور ایمان میرا عشق ہے — درد کا درمان میرا عشق ہے
عشق کے غم مین نہین کوئی ہم نفس — ہم نفس میرا تو مجھ کو عشق بس
عشق نے اسکے جلایا ہے مجھے — خاک و خون مین وہ سلایا ہے مجھے
ہو رہا ہون صبر اور طاقت سے طاق — سد سے نکلا دل مین بیٹھا ہے فراق
چلک سے زار و زار سینہ آہ آہ — دل ہوا ہے غرق خون تن خاک راہ

جواب دادن ہدہد آن مرغ را

پس کہا ہدہد کہ اے صورت پرست — منزل معنے سے مطلق دور دست
عشق صورت مین ہے عشق معرفت — عشق شہوت باز ہے حیوان صفت
جس کتین جس بار وپ نقصان ہے — جیو لگانا اسپہ اسکا زیان ہے
جبتلک ہین اصل حسن بینڈوال — کفر ہے اس حسن پر بند خیال
پھول مت اسقدر خوبی حسن پر — جانتا ہے جسکو تو مثل چندر
وہ تو ہے سب خلط اور خون کا بناؤ — دمبدم ہے آرزو اور جسکی چاؤ
جسگھڑی وہ خلط خون کم اسے ہوئے — زشت اسکے ساز کا پاوے نکوئے
پس نہین کر حسن صورت کا خیال — اصل معنی ڈھونڈ صاحب کمال
حسن معنی جب تیرے ہاتھ آئے گا — خالق و رازق کو اپنے پائے گا
صورتان یہہ ہین سو فانی ہوئین سب — کسکی عزت نا رہیگی غیر رب

باجیا تھا نیک بخت و باشرم
مہربان اسپر اتھا استاد بھی
جہان تلک شاگرد تھے اسکے تمام
از قضا استاد کے گھر مین مگر
دلبر با و لدار و لبر جیو نکہ حور
نازنین نازک بدن تھی سر سری
فتنہ غمزہ نازنین ناز و ادا
حسن دریا مکھہ کنول تل جون بھنور
شکرین لب شہد سے امرت بچن
دیکھہ اسکو مین بھرشت گرد ود
دل الیس کا مدرسے سے توڑ کر
عشق کا ابجد لگا کرنے کو یاد
درس علم و فضل کا دلسے بسار
ہوگیا اکبارگی جون لالہ زار
عاقبت ہوکر پڑا بیمار عشق
ناگہان واقف ہوا استاد کہین
فصد چھوڑا اسکے دونون ہاتھہ سون

پاک صورت متقی تھا دل نرم
نین کیا اکدن غصہ اسپر کبھی
سب سے زیادہ پیار تھا اسپر مدام
خوبصورت تھی کنیزک جون چندر
جسکو یا کات دیکھہ کر ہون ناصبور
رشک کھاوے دیکھ لسے حور و پری
عاشقونکا جان و دل جسپر فدا
زلف اس دریا سے نکلا سو عنبر
نین جون بادام ملنہہ پستے نمن
مبتلا ہوکر گیا اک پل مین ہو
علم و دانش کو دیا سب چھوڑ کر
حسن کے دلبر کو سمجھا اوستاد
دل لیا لینے کو درس رو ہی یار
زعفرانی چہرہ اسکا گاعذار
غم غصہ کرنے لگا بیمار عشق
پس بلا باندی کو اپنے پاس ہین
کار ٹوالا وہان ندہی کر دلسے خون

پنچھی نامہ

تو نہ تھا عاشق مگر اس یار کا | بلکہ عاشق تھا اسی مردار کا
بات یہہ سنکر جوان تو یہ کیا | یار دیگر مدرسہ کی راہ لیا
جسکو ہے صورت پرستی کا خیال | کب صفت سے ہویگا اسکے وصال
اصل صورت نفس شیطانی سمجھہ | اصل معنی وصفت روحانی سمجھہ
ترک صورت کر پکڑ عشقی صفت | دیکھہ تا ان مین آفتاب معرفت
نقش صورت خلط خون ہے بیش نین | مرد صورت مرد دوراندیش نین
خلط اور خون سے ہوا صورتکو زیب | تو نہ کھا اس خلط اور خون پر فریب

حکایت سوداگر کہ کنیزک خود را فروختہ بود

ایک تھا تجار کین با ملک و مال | ایک لونڈی تھی اسے صاحب جمال
ناگہان بیچا اسے وہ کسکے ہاتھہ | پھر کے پچتانے لگا وہ نیکذات
پاس جا کر اس شخص کے یون کہا | پھر کنیزک مجھہ کو دے لے تو نفا
نین دیا پھر وہ کنیزک اسکو جب | ہور ہا ایسا پریشان حال تب
ہر گھڑی رستے پہ جا کر غمزدا | خاک سر پر ڈالتا تھا وہ سدا
یون وہ کہتا تھا الے کو زار زار | یہہ سزا تیری ہے اسے جیو نابکار
جب حماقت سے اپس دلدار کو | بیچ ڈالا اب کئی دینار کو
اس بھرے بازار مین آکے نا سمجھہ | کر نہین اپنا زیان اپین سمجھہ
عمر تیری ہے سوا کرم دم گہیر | زر نہ لے تو اس گھر کو بیچ کر

زیب و زینت جب اپس کے پائیگا — یاد کر تجھہ کو بہت پچتائیگا

وہ کتا کیا ہی سمجھہ اپنا نفس — گھر رہا ہے ہٹ پہ دنیا کے ہوس

فضل و رحمت حق تعالی کا بسار — ہی پریشان اس جنگل مین خوار و زار

ہے تجھے اول سے حق کی آشنائی — کیون لیا ہی یون سو غفلت سے جدائی

رکھہ قدم عشق حقیقی مین مدام — نوش کر مردون مثل سختی کے جام

دم بکڑ رہ گرچہ سولی پر چڑھائین — ڈر نہ تو گر جیو کا ایک ہوکے جائین

جان اس سولی کو ایک خس کے مثال — اژدہا کو ایک چیونٹی کر خیال

عاشقان تو رہ مین اس بچون کے — نت رہین پیاسے اپس کے خون کے

حکایت بر دار کشیدن منصور حلاج را

جب چڑہاتے دار پر منصور کون — جب انا الحق مین کہے کچھ عیب سون

عالمان یہہ سنکے انکی سخت بات — کاٹ ڈالے دھڑ سی انکے پاؤن ہات

لہو نکل جا کر پڑا جب زرد ہون — ہاتھہ ٹھونٹھوں سے لگاتے منہہ پہ خون

تا کہے نا کوئی مرد عیب جوئے — خوف سے پیلا ہوا ہے رنگ روے

کیا مجھے ڈر ہے کہو کس بات کا — جو میرا سودا ہے سر کے سات کا

یہہ جہان تو سوئی کے ناکے ستی تنگ — جیو چھپانا شیر مردونکو ہے ننگ

راہ مین حق کے ہزاران گھات ہی — دار پر چڑھنا سو ادنی بات ہے

حکایت کشتہ شدن پسر جنید بغدادی رحمة اللہ علیہ

سوال کردن پدر

جواب دادن پدر

ہین تجھے یہان بھی بجا لینگے بدل
لا بئے ہین آخر لیجا ئینگے بدل

یہہ فلک تو طشت ہے اوندھا مگر
ہین کہے ہین تس شفق لوہو سے بھر

آفتاب تیغ زن سر کاٹ کاٹ
طشت نت بھرتا ہی لوہو جاٹ جاٹ

تو اگر آلودہ ہے یا پاک ہے
ایک قطرہ آب سے وہ خاک ہے

اصل مین اک بوند ہی ہر اک کی ذات
کیا چلیگی بوند کا ذرہ سنگات

سب عمر مین عیش کرتا آ ئیگا
سوز اور زاری سے اکدن جا ئیگا

حکایت ققنوس نامی مرغ گفت

طرفہ تر ققنوس کوئی ہے جانور
ہند کے کین ملک مین وہ ہی مگر

چونچہ اسکی ہی لینی وہ سے نیک
ہی مگر اس چونچہ مین سو چھید لیک

بس ہی ہر ایک چھید مین آواز اور
ہی ہر ایک آواز مین کچھہ راز اور

جب کرے چھیدون سے وہ آواز بھار
مرغ و ماہی ہور ہے سن بیقرار

ہو رہی ہین سب درندی چپ ہاین
سر بسر جا کر پڑین خاموش ہین

سب حکیمان علم موسیقی بسر
لئے پیدا کر دکھائے ہین اثر

ایک ہزار سال وہ جیتا پنکھی
تا اسے جوڑا نہ پینچے سن سبھی

بعد ہزار سال کے جب موت آ
دلمین اپنے وہ سمجہہ در حال جائے

بعد ازان چن چن کے لکڑیان سر بسر
بیٹھتا ہی جا کے وہ لکڑیون اوپر

پس اپنے چونچہ سے ہر چھید سے
نالہ کو دلسوز کرتا رنگ سے

جو اپسکی عمر مین اس بھانت روز — نین نظر آیا مجھے پر درد و سوز

پس کہا کوئی مرد صوفی رہگذر — کیا ہے یہہ غم جو تو دیکھا اے پسر

گر یہہ مردہ جی کے اٹھتا تو تجھے — اسپہ جو گذرا سو وہ کہتا تجھے

ہی یہہ دنیا جائے غم رنج و ہلاک — یونہی ہوگا دل تیرا غم سے ہلاک

اس جہان مین گر تجھے ہی تخت و تاج — جائیگا سب چھوڑ کر دن لا علاج

کیا ہے تیرا حال کہہ اسوقت سو — جواب بولا وہ کہ اب پوچھو نکو

حکایت یکی بادشاہ در حالت نزع

پس خلیفہ کی ہوئی جب چل بچل — پس کنے پوچھا کہ ای شاہ اجل

کیا ہے تیرا حال کہہ اسوقت سو — شاہ بولا مجھکو پوچھو تم نکو

عمر گئی بیفائدہ میری تمام — اب ملونگا خاک مین جاو السلام

ٹل گیا سب بادشاہی کا بہار — بیت جھڑی سے آلگا ہے کاروبار

جنکے سب عالم اتھا فرمان مین — ہو گئے ہین وے فنا اک آن مین

دہو زمین کے پیٹ مین جا کر سوئے — مستی و ہستی اپسکی کھو کے

یونہی مرنیکو یہان سب آئے ہین — اس کے جینے کی جب جیو لائے ہین

کیا بلا کی راہ یہہ مشکل ہوا — گور اول جس کا سن منزل ہوا

سو تلخی کی گر ہووے خبر — جان شیرین ہو رہے زیر و زبر

حکایت حضرت عیسی علیہ السلام کہ آب نوشیدہ بود از چشمہ

حکایت مرد عارف کہ در ماتم [illegible] شربت [illegible]

[illegible]

تب کیا شاگرد نے اسے سوال	کان تجھے رکھنا سو تجھسے بول حال
کیا کفن دیوین تجھے اور کیون نہلائین	کان کھین کس خاک مین اور کیون بنائین
پس کہا بقراط نے اسکو وہین	جب موا تو پائیگا رکھ ہر کہین
مین تو جیوتے جیو نپایا آپ کو	مر گئے پہ پاویگا کیا مجھ کو تو
اب جو آیا ہے تجھے وقت گذر	جاؤنگا مین کان سو مجھ کو نہین خبر

حکایت سوال کردن پنکھی یازدہم

گیا رہوان آیا پنکھی رونا مراد	پس کہا مین نہین ہوا کب بامراد
غم رہا ہون دیکھتا سارا جنم	دل خوشی پایا نہین کب ایکدم
بولتے آتا نہین غم کا بیان	خون دل ہوتا ہے انکھیون سے روان
کیا کرون جو دل ہے پر خون سو ضم	کیون نکون جلنے پہ دلمین کسو شمع

حکایت جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد نے اے غمگین دکھی	کون ہے سب عمر دنیا مین سکھی
اس جہان مین نامرادی اور مراد	جائے اک پلمین گذر کر جونکہ باد
تا لے ٹھارا ہے نا اسکو قرار	عارفونکو نہین ہے اسپر اعتبار
پس گذرجاتی خوشی اک پل سنے	تو نہ رکھ دسواس اسکا دل منے
جون گذرتا ہے جہان تو بھی گذر	دل نہ شیدا ہے نہ تو ارمان کر
نا رہے جو چیز دنیا مین مدام	آرزو اس چیز کا ہیگا حرام

[illegible]

حکایت یکی بادشاہ کہ نوکر خود را بار دادہ بود

ایک نوکر کو دیا کوئی بادشاہ — لطف سے کچھ پھل کرم کی کر نگاہ
وہ سو اس لذت سے پھل کھانے لگا — جب شہنشہ دیکھ پچتانے لگا
پس کہا شہ اسکو اے روشن گہر — دے مجھے بھی ایک ذرہ توڑ کر
یونہی وہ بھی توڑ کر آگے رکھا — سخت تر کڑوا لگا جو شہ چکھا
پس کہا شہ نے کہ ایسی تلخ چیز — کس طرح کھاتا تھا تو اے عزیز
بعد ازان جا کر ادب لا کر بجا — عرض کیتا یون کہ اے فرمانروا
ہین جو تیرے فضل سے نت میدم — نعمتان کھاتا رہا ہون سب بہم
آج گر ایک چیز کھایا تلخ تو — کیا ہوا میٹھا ہے مجھ کو اے او
جو تو دیوے مجھ کو اپنے ہاتھ سے — سو مجھے میٹھی لگے نوبات سے
اے یہ بندہ گر تجھ کو بھی کچھ ہووے رنج — یان اپنے [illegible] سے تو اسکو گنج
یہان تو ہم لڑنے کو بھی ہر دو گھٹ — نعل گھوڑے کے لگاتے ہین الٹ
جنکو ہے اس راہ کی کچھ معرفت — جانتے ہین رنج کو راحت صفت
سخت مردان دھو کے اپنے ہیں جو سب بات — خون دل کھاتے ہین روٹی کے سنگات

حکایت شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

شیخ مہنا کو کہی کوئی پیر زن — کچھ سکھا مجھ کو خوشحالی کے جتن
جو کرون میں ورد اسکا روز و شب — تا مگر یہ زنگ دل کا جائے سب

حکم جز حق کے جو کوئی طاعت کرے — وہ کتے کی خصلت خاصیت دہرے

گر کتا محنت کیا تو کیا ہوا — کچھ اسے حاصل نہیں غیر از جفا

حکم حق سے جو کوئی طاعت کیا — اجر اسکا اک جہان سب کر لیا

حق نے جو فرمایا وہ لانا سبا — کچھ نہیں اپنا تصرف یہان روا

حکایت بادشاہ کہ شہر را آراستن حکم فرمودہ و خود درمیانش آمدن

کوئی چلا تھا بادشاہ اپنے نگر — حکم فرمایا رنگین رستے سنور

پس ہزاران لوگ ہر اک جا بجا — حکم تھا جو شاہ کا لائے سجا

چوک اور بازار اور رستے سنوار — زیب و زینت سے کیا رشک بہار

اطلس و زربفت و دیباسے نگار — سب دوکانوں کو کیا وہان زرنگار

زر و گوہر لا رکھے تھے جا بجا — مشک و عنبر سے کیا تھا خوش ہوا

سیر کرتا شاہ جب آیا وہان — یہہ تماشا کچھ عجب پایا وہان

شہر اپنا دیکھہ کر آراستہ — چوک اور بازار ہر اک رستہ

قیدیان جو تھے بندیخانہ منے — سو تھا کچھ نقد جان بن ان کنے

کوئی کٹا یا سر کوا اور کوئی پانو ہاتھہ — پس رکھے دوکان پہ عضوی ساتھہ ساتھہ

سیر کرتا شاہ جب آیا وہان — جسجگہہ تھے بندیان و زخمچگان

وہان اتر گھوڑے سے شہ سبکو بلائے — لطف سے منہہ ہاتھہ ہر اک کے دہلائے

بندگی سے حکم پر چلنا بھلا — حکم سے اک ہوئے نا ٹلنا بھلا

حکایت شیخ قطب عالم بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

قطب عالم با برکت نامدار — خواب دیکھا اس وضع سے ایکبار
جو امین اور ترمذی اور بایزید — راہ سے جاتے ہین با گفت و شنید
ہین گئے دونون نے مجھکو پیشوا — مین بھی انکے حکم سے آگے ہوا
بعد ازان ہشیار ہوکے بیچار — جو ہوئے کیون وہ بزرگان مجھ قرار
تا دسی تعبیر اسکی کچھ مگر — آہ بیخود ہوگیا تھا اک سحر
سو بدرقہ ہوکے رہ کا آہ او — لیکے پہنچا یا مجھے درگاہ او
جب ہوا درگاہ سے مین فتح یاب — غیب سے آیا مجھے تب یو خطاب
جو جتے ہین در جہان پیر و مرید — سب منگے ہین مجھسے لیکن بایزید
نین منگا وہ مجھ سے کچھ میرے بغیر — مطلب اسکا مین ہی تھا باقی سو غیر
جب سنا اس رانکو مین یہہ خطاب — پس کہا تا یہہ نہ وہ مجھکو صواب
کیا رہا جو مین الہی تجھسے منگون — رنگ سے خواہش کے اپنا دل رنگون
کیا منگون تجھسے جو مجھکو در نین — گر منگون تجھسے تجھے تو دور نین
حکم تیرا بس ہے مجھکو مانگنا — خوب ہے فرمان مین سہتے پیا
جب کیا یہہ حرف میرے دلمین جا — تب گئے مجھکو بزرگان پیشوا
ہوئے جب کہ یہہ بندا فرمانین — مہر اسکی ہو میان کی جا نمین

حکایت شیخ ابو الحسن خرقانی رہ

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ یہہ تو خوش ہے | خوب یہہ ہوتی ہے اکثر کم کسے
یہہ جوانمردی کی خصلت ہے تمام | سر بسر ہے پاکبازو نکا یہہ کام
راہ مین مولا کے جو کچھ ہے سو دے | بعد ازان اس کا نفع تو دیکھہ لے
اس جہان مین دل آپکا سب ہے تو دے | جو ٹٹا تو اسکو پھر کر تو نہ چھوڑ
جلا اک آہ سے سب ایکبار | خاک مین جا بیٹھ ہو کر خاکسار
جب کریگا تو ایس کو اس و فنا | ہووے گی حاصل تجھے حق کی رضا
جب تلک گذرا نہین سب چیز سے | شہر سے کنے کیون جائیگا دہلیز سے
ہاتھہ اول سب سے تو کوتاہ کر | بعد ازان آگے تو قصد راہ کر
جبتلک تو نہین ہوا یون پاکباز | کرسکیگا راہ تو طے کیونکہ ساز

جواب دادن پیر ترکستان گوید

کیا کہے ہین پیر ترکستان سخن | ہے مجھے بھی دوستی سے یہہ لگن
ایک گھوڑا اور دویم فرزند ہے | دل میرا دونون سے یکجا بند ہے
لائے جو فرزند میرے کی خبر | بخشدون گھوڑا یہہ اسکو شکر کر
بسکہ جب مین دیکھتا ہون یہہ دو چیز | تب ہوس آنکھون مین آتی ہے عزیز
شمع صاحب لاگ نہین کچھ سوز و ساز | تو تنکو کہلا ایس کو پاکباز
پاکبازی کا جو کوئی دعویٰ کرے | سب اپنکی آبرو برہم کرے

حکایت ذو النون مصری

سوال کردن مرغ دیگر از ہدہد

کین بیابان مین چلا تھا لیکے راہ — جب توکل پر خدا کے کر نگاہ
وہان نظر آئے مجھے چالیس تن — خرقہ پوشان اور بیجان بے کفن
عقل میری ہوش سے جاتی رہی — یہہ کہ شعلہ دل مئے کھاتی رہی
پس کہا مین جیو مین اے پروردگار — دوستونکو کیون کیا تو خوار و زار
تب دیا ہاتف نے مجھکو یون ندا — کام میرے یونہی ہین ایمرد گدا
دوستونکو یونہی کر دیتا ہون مین — پھر کے انکا خون بہا لیتا ہون مین
جبتلک ہے خون بہا میرے کنے — مارتا ہون دوستونکو تل سنے
کیا ہے انکا خونبہا میرا لقا — جس لقا سے پائینگے دایم بقا
روز محشر کو کرونگا سرفراز — دیونگا مین دیدار انکو دل نواز
آئینگے جس روز میرے روبرو — خوف سے اپنے رہینگے سرخرو
دیکھ میرا آفتاب ذوالجلال — محو ہو کر جائینگے سایہ مثال
ہوئیگا جو محو مجھکو دیکھکر — نا رہیگی کچھ اسے تنکی خبر
کچھ عجب ہے انقلاب یہہ محویت — نہین کہی جاتی ہے جسکی کیفیت
خرچ کر یہان سر کو اور اسرار دیکھ — خود سے گم ہو اور خدا سا یار دیکھ

حکایت فرعون گون گوید

بات جانبازی کی ہے سن یہہ بیان — جب سے گئے فرعون کے وہ ساحران
خوف کچھ فرعون کا دل مین نہ لا — یونہی بولے حق ہے موسی کا خدا

جواب دادن ہدہد

پنچھی نامہ

حکایت یوسف را در بازار مصر فروختن

بیچکے آئی ایک تانہ سوت کا | وہ سو مایہ تربت اسکے قوت کا
پس کہی دلال کو یہہ سوت لے | بیچتا ہے تو مجھے یوسف کو دے
بعد ازان ہنس کہا دلال وو | تو سو کیا اور کیا تیرا تانا ہے یو
کان یہہ زر کا گنج کان تیرا یہہ سوت | تو دیوانی ہوئی کیا لاگا ہے بھوت
پس لگی کہنے بوڑھی دلال سے | جانتی ہین مخفی ہون اپنی ذات سے
لیکن اتنا بس مجھے دنیا مین پاؤن | جو خریدار و نمین یوسف کے کہاؤن
پائے ہر کوئی جگ منے ہمت سے نام | راہ مین مولا کے ہمت آئے کام
دیکھ ہمت بلخ کے سلطان کی | کس وضع کی سلطنت کس شان کی
چھوڑکر اک پل مین ہو سب سے جدا | کیون لیا مردون نمن راہ خدا
پاک ہمت ہو جو اسکی راہ پر | اس شخص دنیا پہ نین کرتا نظر
انکھیان خورشید سے لایا ہے جو | کب نظر مین لائیگا ذرہ کو وو

حکایت نالیدن درویش و جواب دادن اوراابراہیم بن ادہم

کوئی درویشی سے تھا نالان فقیر | دیکھ کر سلطان ادہم اسکی دہیر
رطف سے کہنے لگے اے بے خبر | مفت درویشی ملی ہے تجھ مگر
ہنسکے اولاوہ گدا سے مبتلا | مول بکتی ہے فقیری کیا بھلا
بعد ازان سلطان کہے اپنا مزاج | مین تو اپنا ملک مال و تخت و تاج

سیر اس کا تھا سے بہار — عالم ہشیاری و مستی سے بہار

حکایت مرد دیوانہ کہ بسبب زاری میکرد

ایک دیوانہ زانکو رو رو کے زار — بولتا تہا یہہ جو کیا ہے روزگار
ایک پنجرا ہے کہ جسمیں ہم تمام — پھڑپھڑاتے ہینگے جیون مرغان تمام
موئے جب سر سون سٹے سرپوش کا ڑ — جسکو پنچی جاسے اڑ دو بازو کو جھاڑ
اور نہیں جسکے پرون سو پڑ رہے ہے — پس پنجاری ہین جفا کے اڑ رہے ہے
گر تجھے بھی ہو نہیں سگے ہمت کے پر — جائیگا اس قید سے پرواز کر
بند ہے تو اس پنجاری ہین جالک — کر ایسکے بال و پر پیدا مالک
نہیں تو بال و پر جلا دے تو بھی چل — تا کہ سب سے جا کے پہنچیگا اول

حکایت مرد عاشق با شپرک

کوئی کہا شپرک کو اے بدروزگار — کیون نہیں و نکو نکلتا گھر سے بہار
تا نظر آوے اجالا روشن کا — منہہ دکھاوے سورج جگ افروز کا
اس اندھارے مین رہیگا کب تلک — گھر کے کھنو نہین چھپیگا کب تلک
دیس تیرا سب بدتر ہے سیاہ — رین ہے تیرے پہ ظلم آہ آہ
گر تو دیکھیگا جو مکھڑا سور کا — پائیگا انکھیون مین حصہ نور کا
آ ادھر تو دیکھ شمس موج زن — کب تلک تو بیٹھا کر کے وطن
پس کہا شپرک اسے اے بیخبر — کیا مجھے کام آئیگا سورج چندر

حکایت اسیر ملوون راجہ ہندو سلطان محمود مسلمان کردن او را

طبع مین میری جو انصاف سے ہے — بیوفائی سے بھی سینہ صاف ہے
ہوئیگی جسکی طبیعت اسوضع — کیا جفا اسکا ہو ویگا کسوضع

جواب دادن ہدہد او را

پس دیا ہدہد نے اسکا یون جواب — سب سے ہی انصاف کی خصلت صواب
کیا کہون انصاف کی مین تجھسے بات — سب سے ہی انصاف سلطانی صفات
تجھسے گر ہو آئیگا انصاف ایک — عمر کے روزے اور نماز ونسے ہے نیک
دل لئے انصاف اپنے جو کرے — سب سے زیادہ وہ جوانمردی کرے
تا کرے انصاف جو کوئی شگار — باطن اسکا بیوفائی سے ہے خوار
مرد مین انصاف جیتے کس سے کئے — وہ سو منصف وہ بکن اپنے منے

حکایت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

احمد حنبل امام روزگار — کچھ نہین جنکی فضیلت کا شمار
جب فراغت علم سے پاتے تھے وہ — تب بشر حافی کنے جاتے تھے وہ
لوگ انکو منع کرتے خیر خواہ — کیا سبب ہے بشر سے تمنا کو راہ
خلق عالم کے تمہین ہو کر امام — کیا تمہین سر پا برہنہ سے ہے کام
پس کہے احمد کہ مجھکو بیشتر — گرچہ ہے مسئلہ مسائل کی خبر
علم حق میرے سے ہے انکو زیادہ — حق کی پہچانت مین ہے اوستاد
جنکے دلمین اسطرح انصاف ہوئے — کیون نہ سینہ آرسی سے صاف ہوئے

حکایت در سوال آن غماز نمرود و در گستاخی کردن او

قحط سالی کلک لگے رونیکو دکھ
حضرت یوسف نو رقعہ منہہ پہ ڈال
پاس تھا ایک طاس پس اس طاس پر
پیس کہو ہا یونکو یون اسے یا ہو
بعد ازان بولے وے یاران ناشناس
تب کہے یوسف کہ مین بولون بچھان
کوئی تمھارا بھائی تھا یوسف مگر
پھر کے مارا طاس پر یوسف نی ہاتھ
جو تمھین اس بھائی کو صد آہ آہ
پیرہن اسکا رنگا پھر خون سے
بار دیگر طاس کو یوسف بجا
بیچ ڈالے بعد اسکے بھائی کو
کوئی کافر بھی کرے نین اسو صنیع
یہہ سخن سنکر وے حیران تب ہوے
تب تو بھی تھی فقط یوسف کی ذات
جیون کو تمین ڈال اس آنے سبھی
کیا وہ اندہا ہے جو سنکر یہہ قصا

آپ سے چھوٹے پسر ایک صوبے مکھ
تخت پر بیٹھے تھے با جلال و جلال
ہاتھ مارے تب اٹھا جھنکار یہہ
کیا خبر یہہ طاس کہتا ہے سنو
کیا سمجھے ہو کو یہہ کہتا گیا ہے طاس
طاس جو کہتا ہے سو در از سخن
پاک صورت رشک خورشید و قمر
اپس کہے یہہ طاس یون کہتا ہی بات
جھوٹ مکر ڈالے ہین کو تمین بیگناہ
گرگ نے کھایا کہے یعقوب سے
طاس کہتا ہے سنو پھر اسو صفا
جھوٹ کہہ بولے بات پھر یعقوب کو
جو کئے ہو بھائی سے تم جس وضع
گئے تھے رونیکو سگل پانی ہوے
اب اپین بیچے گئے جس کے سات
آپ ملے ہین دیکھو یہان یون ابھی
ذلتین پھر سے نا ہوے حیا

ناز محبوبان کرین تو کیا عجب
جو دیوانے ہین محبت کے وہ سب

وہ جو گستاخی کرین تو خوش رہے
بات دیوانیکی سن ہر کوئی ہنسے

وے سلامت ہین ملامت سے مدام
کوئی خاطر لاوے نین انکا کلام

تو بھی دیوانہ ہے تو گستاخ ہو
یار کو دیوانگی سے شاخ ہو

حکایت شیخ بایزید بسطامی قدس سرہ

کہین جنگل مین بایزید نامور
جا کے بیٹھے تھے کہین زیر شجر

مست بیٹھے تھے وہ جگ سے بیخبر
سر پہ ٹوپی اور گدڑی اور لنگر

غیب سے دل مین آیا یہہ ندا
بیچتا ہے اپنی ٹوپی اسے گدا

بس کہے گستاخ ہو کر بایزید
تو یہہ ٹوپی کرنے سکتا ہی خرید

کیا ہی تیرے پاس جز دنیا و دین
مین تو لاتے پر ندون ٹوپی یقین

کبھی ہو وے اس سے زیادہ وہ کبھی لا
نین تو چپ کر بیٹھ لینے ٹھار جا

پھی ندا آیا کہ بس اے بایزید
گر نہ گستاخی از ین اور تو مزید

نین تو عالم کو کہونگا ایک بار
وے کرین سب ملکے تجھکو سنگسار

بایزید اسکا دیا پھر یون جواب
تو بھی بس کر اے خدا اے مستطاب

نین تو کردیتا ہون تیرا فضل فاش
تا عبادت کی کرے نین کوئی تلاش

ہے جو کوئی درگاہ حق کے رانداں
انکو گستاخی ہو وے یون سازوار

حکایت مجذوب کہ گستاخی کردہ بود

پنچھی نامہ

عمر میری گئی سو ناکامی سنے ... وھیدم بے عقلی و خامی سنے
تو زبان طعنہ کی مجھ سے دور رکھ ... عاشق دیوانہ کو معذور رکھ
جان لے میرے کو معذور و نے ... گن مجھے بھی ایک بےطور و ن منے

سوال کردن مرغ ہفدہم

ستر وان پنکھی کہا جی ہے تلک ... عشق کی بس بین پڑا ہوں نہین بلک
کام میرا عشق سے ہے ہم نفس ... سر کو میرے عشق سوں آہی بس
عشق نے جب سے کیا سر وا مجھے ... نین رکھا کچھ جیو کا پروا مجھے
وقت ہی اب جو کرون جیو کو نثار ... تاکہ جا دیکھوں جمال روی یار
دیکھ کر انکھیو نکو مین روشن کرون ... داغ دل کو ایک دم گلشن کرون

جواب دادن ہدہد آن مرغ را

پس کہا ہدہد نے تو نین مار لاف ... نا لیگا لاف سے سیمرغ قاف
لاف دعوی عشق کا ہی گز نہ کر ... عشق دو نو بات سے ہی دور تر
گر تجھے دولت مددگاری کرے ... فضل اور توفیق سب یاری کرے
کھینچ کر اپس طرف تجھ کو لجاے ... ایکلا خلوت میں اپنے بلاے
تب ترا یہہ لاف دعوی خوش دسے ... بات تیری صدق آوے ہر کسے
جب تلک اسکی نہین تجھ کو کشش ... تو کیا کوشش تو کیا اسکی روش

حکایت کسی از بایزید پرسید کہ منکر نکیر در گور چگونہ سوال کرد

جل گیا تھا عشق کی آتش سے جان — سو جو سینے کے جلتی تھی زبان
ہو گیا تھا دل و جان جلکر کباب — جیو مین اسکے صبر نا طاقت نہ تاب
دکھ سے چھاتی پھوڑ اپنی زار زار — راہ مین بکتا چلا تھا بے قرار
عشق سے جلتا ہے جو جان کیا کرون — اس اگن مین صبر مین کبتک کرون
پس کہا ہاتف نکو تو لاف مار — خواہ مخواہ کیونکر ہوا ہے خوار و زار
یون کہا درویش پھر الجھا ہون کب — بلکہ وہ الجھا ہے مجھسے یہہ عجب
کیا ہو نہین اور کیا سو ہے اسکی مجال — جو کرون اسکی محبت کا خیال
کیا کیا مین جو کیا سو وہ کیا — ویسے میرے جیون کیا تو او کیا
آگیا الجھا ہے وہ تیرے سنگات — تو اسکی ایکدن لاتا ہے بات
کیا ہوویگا تو سو ایسی بات مین — لاویگا وسواس اپنی ذات مین
عشق وہ تیرے پہ اپنا کب لگائی — صنع سے اپنی وہ اپنا عشق لائی
کیا ہی تو اور کیا ہے تیرا کاروبار — ہی جو کچھ سو صنع صانع کا بچار
لاویگا گر تو اپکو درمیان — نا تیرا ایمان رہیگا نا یہہ جان
ہوش کر اس راہ مین ای بی پہچان — ورد یا طلب ہی اسی رہ مین پہچان

حکایت بیرون رفتن سلطان محمود و آمدن بخانہ

ایکدن محمود سلطان کین نگر — جلکے نکلا ایک پھر بھوجنکے گھر
انکے پھر بھونچا تو اضع سے شتاب — لا رکھا آگے خوشی سے نان و آب

کون ہی جو گھر مین اپنے چھوڑ گنج / جا کے بیٹھ وہ جنگل مین سو سنج

جواب دادن ہدہد

پس کہا ہدہد کہ اے شیطان صفت / یہہ نہی تیری انا نین ہے معرفت

یہہ خیال خام اور تیرا غرور / معرفت کے قرب سے ڈالا ہے دور

کر رکھا ہی نفس تجہ کو زیر دست / ہو رہا ہے دل تیرا شیطان پرست

مین پنے کے بند مین اٹکا ہے تو / سر سے پا تک پہند مین اٹکا ہی تو

معرفت کا نور تجہ پر نا رہے / وجد مین ہے یہہ خود بیکار ہے

روشنی یہہ مین تجھے انذار ہے / بلکہ تیرا نفس تجہ کو یار ہے

نفس سے کی ہی نور کا تجہ پر جہلک / نفس سے کی مین آنکی تیری یہہ جہلک

گرنہ تو اس نور ناقص پر غرور / ذرہ ہووے جب بچا نین تو سرور

نور گر یہہ نفس دکھلا وے تجھے / تو ضلالت مین لیجاوے تجھے

جہلک تجہ کو ہے تیرا مین بنا / تو بڑے پردو تکو سمجھا اب نہتا

آنکھ مین اک بال اگر آتا ہے آڑ / دہ سو آتا ہے نظر مین جون پہاڑ

ذوق تیرا ہے تجھے مفسد خیال / تو جو کہتا ہے سو سب بدکا خیال

مین پنے کی جا ہے جب غفلت نکل / تب ہے حاصل حقیقت ہووے کل

مار تارہ نیستی کا دم جسم / نیستی ہووے تو نین ہستی کا غم

ایک ذرہ تجکو ہستی ہووے تو / کافری اور بت پرستی ہووے دو

مین نہ کہہ ہو مین پنہا کچھہ نہین بھلا
جاک منے ابلیس آپسکو مت کہلا

خطاب کردن حق تعالی بموسی علیہ السلام

حق تعالی نے کہا موسی سنگات
جا کے تو شیطان سے کچھہ پوچھہ بات

پس ملا موسی کو وہ شیطان کہین
بعد ازان ہنسکر اسے پوچھا وہین

پس کہا وہ یاد رکھہ تو یک سخن
کہ نہ تو ہرگز ہنی میرے نمن

نین تو ہوگا تو بھی میرے سار کا
مین ہنے سے راندہ اس دربار کا

بال بھر گر تجھہ کو باقی ہے منی
حق منے تیرے ہو دونگی کنی

کام وہ مردود کا ہے ناکامی ہنو
نا سرانجامی سرانجامی سے منے

خود نمائی اور خود بینی سے تجھے
بے سخن ہو دشمن دینی تجھے

حکایت یکے عابد خود بین گوید

یک کوئی عابد تھا در عہد کلیم
تھا مکمل صاحب قلب سلیم

لیکن اسکو تھا بڑی داڑھی پیار کر
نت رکھے داڑھی کو کنگھی سے سنوار

از قضا دیکھا سے موسی کہین
دوڑ کر نزدیک آیا انکے وہین

پس کہا اسنے کہ ایسا لا طور
عرض کر میری خدا سی یک ضرور

جو مین کرتا ہون عبادت روز و شب
ذوق نہین حاصل مجھے سو کیا سبب

بعد ازان موسی گئے جب طور پر
حال عابد کا کہے رب سے مگر

پس کہا حق نے کہ بولو اسکو جا
ذوق تو طاعت کا پاوے از کجا

سوال کردن مرغ نوزدہم بہدہد

پس کیا انیسوان پنچھی سوال — کبہون سفر مین جیو رکھا جاوی سنبھال
سہنائی کر مجھے اسبات کی — تا ہمت ہووی مجھے تجھ سات کی
بول ایسی بات مجھ سے تو ضرور — جسسے آسان ہووے مجھپر راہ دور
دلکو دوتہین کنطرح کی جمعیت — تا کہ ہووے تفرقہ سے تمشیت

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ دلکو شاد رکھ — طبع کو وسواس سے آزاد رکھ
یاد حق سے رکھ تو اپنے دلکو شاد — جب بسر جاوے تو کر تو اسکو یاد
شادی جان پیر مردان اس سے ہے — زندگی چرخ گردان اس سے ہے
تو بھی اب شاد ہیے دائم زندہ رہ — شوقمین چون آسمان گردندہ رہ
اس سے بہتر کیا ہو ویگا اے فلان — ہو ویگا تو جس سے یکدم شادمان

حکایت وعظ گفتن عزیزی بخلق خدا

کیا کہا ہی خوب کوئی صاحب نفس — شاد ہو تہین یاد سے سنتر برس
جب مجھے رب سار کا ہیگا دعنی — پاک مطلق نام جس کا ہے غنی
تجھکو یہہ غفلت کی سر پر پہول ہے — خلق کے عیبون مین تو مشغول ہے
کب تجھے یاد آویگا پرورد گار — تا خوشی سے گذرے تجھکو روزگار
عیب جوئی سے اول آزاد ہو — پس خدا کی یاد سے دلشاد ہو

بعد مدت کے ہوا وہ عشق سرد ۔۔۔ رنج سے پایا خلاصی شیر مرد
نظر مین آئی سفیدی نار کی ۔۔۔ بعد ازان پوچھا کہ اے زن پیار کی
آنکھ پر تیری سفیدی آئی کب ۔۔۔ وہ کہی تیرا ہوا کم عشق جب
عشق مین تیرا ہوا نقصان جون ۔۔۔ عیب پیدا ہو کے آیا مجھ کو یون
اے جو غفلت کا ہی تیرے دلمین شور ۔۔۔ دیکھ لے اپنے عیب تو اے دکور
عیب کب اگ خلق کے دیکھیگا تو ۔۔۔ دیکھے اپنے کو تو سمجھے کر عیب کو
عیب تیرے تجھ نظر آوینگے جب ۔۔۔ عیب لوگون کے نظر مین آوین کب

حکایت دیگر برابن حکایت

مارتا تھا محتسب کس مست کو ۔۔۔ مست نے بولا کہ اے بدمست تو
مفت کے کھا کھا کے سب ٹکڑے حرام ۔۔۔ تجھ کو مغروری کی مستی ہے تمام
مست تر مجھ سے زیادہ تو ہے ۔۔۔ نین دے مستی تیری دستی سے
مجھ پہ ناحق تو نہ بد مستی نکر ۔۔۔ مستی اپنی دیکھ بدمستی نہ کر

سوال کردن مرغ بستم بہ ہدہد

بیسوان پنکھی کہا اے رہنما ۔۔۔ مین اگر پہنچا تو مانگون شی سو کیا
فضل جب ہیرے پہ ہو درگاہ سے ۔۔۔ نین سمجھتا کیا منگون مین شاہ سے
چیز جو خوبی کی ہو سو مجھ کو بول ۔۔۔ تا منگون مین شاہ سے وہان دل کو کھول

جواب دادن ہدہد اورا

حکایت حضرت داؤد علیہ السلام

حق کہا یون حضرت داؤد کو ۔۔ یون میرے بندونکو جاکر بول تو
گر نہ مین دوزخ بناتا نا بہشت ۔۔ بندگی میری تھی تمنا کو زشت
گر نہ مین پیدا جو کرتا نار و نور ۔۔ کیا عبادت مین اتھے کرتے قصور
گر نہ ہوتا خوف میرا اور رجا ۔۔ کیا نہ لاتے بندگی میری بجا
ہے روا سب کو جو مجھ سجدہ کرین ۔۔ صدق سے میری عبادت سب کرین
بول بندونکو جو کینچے سب سے ہاتھ ۔۔ بندگی میری کرین دل جان سا تھ
ہے جو کچھ دو جگ منے میرے سوا ہے ۔۔ ذرہ ذرہ توڑ کر سب کو جلائے
جب وہ سب جل بلکے ہو جاوے بھسم ۔۔ نار ہے اسمین رتی کچھ بیش و کم
پن ہا ہم کو بھی اڑا دیوے تمام ۔۔ تاکہ حاصل ہو ہے قربت کا مقام
جسکو دیتا ہے بہشت اور حور وہ ۔۔ اسکو رکھتا ہے اپس سے دور وہ

حکایت سلطان محمود کہ ایاز را سلطنت بخشیدہ بود

بردہ تھا سلطان غزنی کا ایاز ۔۔ شاہ نے اسکو کیا یون سرفراز
پادشاہی تخت و افسر سب دیا ۔۔ ملک و کشور لاؤ لشکر سب دیا
پس کہا جا تخت پر بیٹھ لے ایاز ۔۔ ملک کو دے قول لشکر کو نواز
خلق و عالم شاہ کا یہہ دیکہہ رنگ ۔۔ ہو رہا ہے حیرت سے اپنے دلمین دنگ
پس لگے کرنے کو آپس آپ بات ۔۔ نین کیا کوئی شاہ یون بندہ سنگات

حکایت

دوستونکو آخرت سب دے تمام	مین تو ہون بے زار دونو سے مدام
نادنی نا آخرت چاہے مجھے	گر تو میرا ہی تو کیا غم ہے مجھے
ہرگز ان دونو سے مین پرکم نہین	گر تو ہی مجھہ مہربان تو غم نہین
گرد وعالم پر کرون کو رے نظر	جانتی ہون اس نظر کو کفر گر
جسکو وہ رب ہے تا توسب کچھہ ہے اسے	دو جہان مین رونق و رنگ ہے اسے
بت ہی تیری راہ کا اسکے سوا ہے	کفر ہی گر جسکو بھی خاطر مین لائے

حکایت سلطان محمود غزنوی و ظفر یافتن بر سومنات و پتن

شہر سورٹھہ پر جو شاہ غزنوی	جبکہ پائے غیب سے فتح قوی
ہندو کا بت جو تھا وہ سومنات	از قضا آیا مگر سلطان کے ہات
جمع ہو کر ہندوان آنے لگے	زر ان برابر بت کے زر دینے لگے
پادشاہ سنے زر پہ نا رکھہ کر نظر	بت کو فرمایا کہ ڈالین پھوڑ کر
پس کہے ہے لوگان کہ زر لینا اچھا	لشکری کو بانٹ کر دینا اچھا
شاہ بولا مجھہ کو یہہ ڈر ہے بڑا	جو مجھے آزر برابر کرکھڑا
حشر مین آواز دیویگا سروش	جو وہ بت گر ہی تو یہہ ہے بت فروش
بعد از ان اس بت کو ڈالے توڑ کر	اٹھہ من اس سے نکل آئے گہر
جب سنا ہی تو وہ آواز الست	مدت ملی کہتے ہے کرکو تاہ دست
جو اول سے تجھہ کو وہ اقرار ہے	اب تجھے کس بات سے انکار ہے

حکایت یوسف زلیخا در زندان فرستادن و ضرب زدن براو

پس دیوانے کو بلا شاہ جہان ... کھول کر اپنا کہا راز نہان
تب کہا دیوانہ سن اے بادشاہ ... یہہ سنوارا کار تیرا ہے اِلٰہ
بار دیگر گر تجھے ہے اس سے کام ... بانٹ دے سارا فقیرونکو تمام
جسنے یہہ نصرت دیا ہی تجھکو آج ... اسکو سب معلوم ہے تیرا مزاج
بعد ازان محمود نے وہ مال سب ... کل فقیرونکو دیا در حال تب

سوال کردن مرغ بیست و یکم

بعد ازان آیا پنچھی اک سوال ... پس کہا اے پیشوا اورہ روان
کیا ہی لایق چیز اس درگاہ کے ... جو لیجاوین ہم نذر اس شاہ کے
دست خالی نہین روا جانا وہان ... تحفہ لازم ہے کہ لیجانا وہان

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد کہ یہہ بولا بجا ... جو نہین کچھ وہان سو تو یہان سے لجا
جو لیجاویگا یہان سے وہ ہی سب ... زیرہ کرمان کو لجانا کیا سبب
علم ہے وہان حکمت اسرار ہے ... طاعت روحانیان بسیار ہے
کیا نہین بوبون تجھے بین انیلان ... عاجزی او درد دل و سوز جان
گر تو لیجاوے تو یہہ مقبول ہے ... شاہ کن وہ تحفہ معقول ہے
گر کرے تو درد دل سے ایک آہ ... کوئی اسکی جائے گا تا پیشگاہ
خاص جاگہہ آہ کی ہی سفر جان ... پوست اسکا کیا ہے نفس بی گمان

گرچہ بیٹھی خلق کر ساری غمین | آہ اک ماتم زدہ بیکس کر گلین
گر تجھے بھی دیکھے اندر درد ہے | سینے میں در مثل جیون فرد ہے
عشق کا جس دل سینے ہی تاب و تپ | کب خوشی اسکو ہوسکی روز و شب

حکایت یکی غلام کہ از دنیا دست شستہ بود

کوئی صاحب کو تھا ایک زنگی غلام | وہ سو لیتا وہ ہاتھ دنیا سے تمام
رات ساری وہ غلام پاکباز | صبح تک کرتا تھا دایم وہ نماز
تا کہا صاحب کہ ای مرد خدا | جب تو جاگیگا مجھے بھی دے جگا
بھی وضو کرکے کرون کچھ سنگ نماز | پس جواب اسکو دیا یون پاکباز
نار جلتے وقت پڑ اکھائے جب | وہ جگاؤ کہیے تو مجھ کو کیا عجب
اسے وہی گر تجھ کو ہوگا درد دین | آپ سے تو آپ جاگیگا یقین
جب جگاویگا تجھے بھی اور کوئی | وہ عبادت اسکی ہے تیری نہوئی
جسکے دل میں دین کا کچھ درد نہین | سر پہ انکے خاک باد او مرد نہین
درد سے ہی اصل میں جسکی سرشت | محو اسکے آگے ہے دوزخ بہشت

حکایت بو علی طوسی را جز دادن از بہشت و دوزخ

بو علی طوسی کہ پیر عہد تھے | دین کے رستے میں صاحب جہد تھے
جس مکان پر وہ رکھے ہوگے قدم | وہان تلک پہنچا ہو ویگا اور کم

پنچھی نامہ

سوال مرغ بہشت و دوزخ

جواب دادن ہدہد اورا

پس کہا ہدہد نے سن پنچھی سنگات / راہ مین پہنچا ہی تو وادی ہی سات
جو فرشتو نکو نہین معلوم لیک / کوئی وہان سی جاکے پھر آیا نہ ایک
جو گیا ہے وہ رہا ہی وہان اٹک / پھر نہین آیا ہی کوئی تیسے پھٹک
ہے اول وادی طلب کی سخت تر / عشق کی وادی ہی دوسری پر خطر
معرفت کی تیسری وادی ہی پہچان / وادی استغنا کی چوتھی الیسچان
پانچوین توحید کی وادی ہی پاک / ہے چھٹی حیرت کی وادی خوفناک
ساتوین ہے وادی فقر و فنا / اس سے آگے رہ نہین سو کہنا کیا
وہان کسو کا نارسے کسکو روش / گم ہے سب راہ و روش الا کشش

حکایت وادی طلب

جب تو وادی مین طلب کے آئیگا / دمبدم ہر ہر قدم دکھ پائیگا
ہر گھڑی پیش آئینگے سو سو بلا / آسمان اس سوز کا ہی اک جلا
کام ہر کوشش یہان کے سر بسر / رہے سدا کوشش مین سارے عمر
مال کا یہان ترک کرنا ہے ضرور / ملک اپنا چھوڑ کر جانا ہے دور
لہو پانی کرکے دکھلاتا ہے یہان / جیو کو رنج و درد مین پاتا ہی یہان
سب علایق سے تو اپنے دلکو تور / جب تیرا پیار ہووے اسکو چھوڑ
جب گنواویگا اپنے سب صفات / تب دکھاویگا تجھے وہ نور ذات
ہوویگا جب دل پہ وہ نور آشکار / یک طلب سے ہووینگے چندین ہزار

حکایت حضرت امیر المومنین

پنچھی نامہ

دیکھو بارے سر کو وہ ہی سو کیا
جو نہ تھا ابلیس کا سر خاک پر
پس کہا حق نے کہ ای جاسوس راہ
گنج پنہان تھا سو تو دیکھا عیان
بادشاہ جب گنج رکھتے ہین کہین
تو سو میرا گنج دیکھا آشکار
پس کہا ابلیس دے مہلت مجھے
تب کہا حق تجھ کو مہلت ہے دے
جو کیا ہی اسو فعل بد نیستی
پس کہا ابلیس کا سے پروردگار
لعن بھی تیری ہے رحمت بھی تیری
مجھکو تو لعنت ہے تیرے پاک نین
نہاتی ہے خلق جب لعنت سے اب
گرد عالم کو کیا ہون مین قبول
آدمی کو اس وجہ ہوتا طلب
ڈھونڈھتا ہے تو مگر پاتا نہین

گر خدا کاٹے میرے سر کو تو کیا
سر ہے مولا کو نہ تھا میرا نظر
تو کیا ہے اب سو مولا پر نگاہ
تجھ کو مارون تا نہ ہووے درجہان
مار سکتے ہین کہ ہن ماریکو وہین
سر کٹا تا تو کیا حال اختیار
جو کیا ہون یہہ عبادت بھی سمجھے
طوق لعنت پاؤن گا تیرے گلے
دور ہو جو ہے تو میر العنتی
کر جو کچھ کرتا ہے تیرا اختیار
جو نہ ہووے مجھکو سو قسمت میری
زہر بھی ہوتا کہ سب تریاک نین
مین لے لیتا ہون سر پا ادب
بس نبدہا ہون لعنتی ہین پر فضول
ہین تو وہ بھی سر بسر جھوٹا ہی سب
کیا او گم ہے گم طلب ہے تجھ یقین

حکایت شیخ شبلی بوقت سفر کردن از دنیا

ہنس کے بولا کیوں تو ہوتا ہے ہلاک　　خاک میں کان پائیگا وہ دریاک

پس کہا مجنوں کہ ڈھونڈھتا ہوں مگر　　کہیں بہتا لیلی سے ملے مجھکو کنک

حکایت شیخ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

یوسف ہمدان امام روزگار　　صاحب اسرار و شیخ نامدار

کیا کہے ہیں وہ زمیں سے تا گگن　　گر تو دیکھے کھول کر اپنے نین

ہے سبھی ہر روز یعقوب دگر　　پوچھتا ہے اپنے یوسف کی خبر

درد ہونا مرد کو اور انتظار　　حرز ان دو تو نہیں کرنا روزگار

گر نہیں دونوں بھی تجھ کو تو بھی تو　　ڈھونڈھتا رہ شوق سے اسرار کو

صبر لازم ہے طلب میں مرد کو　　کان سے ہے لیکن صبر اہل درد کو

صبر کرنا ہے تجھے یہاں خواہ مخواہ　　پائیگا اسے تو بھی یک روز راہ

جیونکہ ماں کے پیٹ سے چھوٹا بچا　　ہوا اسکا آپ پیتا ہے کچا

تو بھی باطن میں اپکے رہ دہین　　خون دل کھا کیچ و غم کو سہہ وہین

سالکوں کے دلیں ہے منزل مقام　　پارجانی سے نہیں کب انکو کام

تو بھی ہو پی صبر کر مردوں کے من　　تا کہ حاصل ہووے مطلب وہ سجن

حکایت سلطان محمود غزنوی و خاک بیز

ایک دن جاتا تھا کہیں محمود تیز　　راہ میں اسکو ملا اک خاک بیز

وہ کیا تھا جا بجا ڈھیر سے کے گنج　　کسب میں مشغول تھا با سعی و رنج

وہ بجانے کفر کیا اور کیا ہے دین | وہ نہ سمجھے شک نہ پہچانے یقین
جا پڑے اڑ کر اگن مین جون ستی | تا رکھے کچھ جیو کی پروا یک رتی
نیک و بد اور سب اسے یکسان ہے | عشق جب آوے تو یہہ وہ کان ہے
کھیلنا ہے عشق کا جو کوئی قمار | نقد ہستی ایک دم دیتا ہے ہار
عشق آتش عقل ہے جون دود ہے | عشق آگے عقل سب نابود ہے
عقل مایہ عشق کو دیوے سو کھوئے | عشق کے غم سے خلاصی کیونکہ ہوئے
جو بھرے تن کو گئے تک مین غبار | یہہ مقرر دل کشا کیون ہو طیار
دیکھ اصل عشق کیا ہے اے گدا | گر دیا ہے غیب مین انکھیان خدا
غیب سے انکھیان جو تجھ باز ہوئے | ذرہ ذرہ سب سے تجھے ہمراز ہوئے
عقل کی انکھیون سے دیکھیگا اگر | ناوے گا عشق تجھ کو بال بھر
عشق کو درکار ہے یہان مرد کار | تا رکھے دل کو اپنے استوار
نا تو مرد کار نا عاشق ہوا | عاشقی کے کس وضع لایق ہوا
زندہ دل کو کام یہہ ہے سازوار | تا کرے ہر دم اپس کا جیو نثار

حکایت عاشق و معشوق گوید

ہے دکھن مین قصبہ اک نوشہ نگر | جو ندی گنگا سے ہے نزدیک تر
اسمین سن رہتی تھے کوئی شخص دو | خوبصورت پاک سیرت نیک خو
ایک کو بیٹا تھا جون روشن گہر | ایک کو بیٹی سندر تھی جون چندر

پنچھی نامہ

کوٹھری کا قفل سے در بند کر ۔ پس کہے دل سے کہ ابدل کیا خبر
وقت ہمت کا ہے کر ہمت جال ۔ کر مددگاری مجھے تو لے سنبھال
ابدل اب یہہ جو تجھے کیا کام ہے ۔ جیو بیگانہ تنکو میرے ہاتھ لائے
اس سے آگے زندگی مین نین نفا ۔ حیف ہے عاشق کہے کر بے وفا
پس آپ سکے تیل سے کپڑے بھگا ۔ آگ دیتی شمع کے نزدیک جا
ہو گئی یک پل منی جل بلکے را کھہ ۔ غم سے عالم ہو رہا سب دردناک
از قضا عاشق بھی اس غلغال مین ۔ تھا مگر اپنے پریشان حال مین
دیکہہ کر جو یون وہ گد ہگتی انگار ۔ جا پڑا اک آہ کر بے اختیار
ہو گیا اک پل منے وہ بھی فنا ۔ جا ملا اس آشنا سے آشنا
عاشقان تو یون فدا کرتے ہین جان ۔ تو کہان اور تجھہ کو یہہ ہمت کہان

حکایت عاشق شدن گدا بر ایاز

کوئی گدا پیدا کیا عشق ایاز ۔ ہو گیا ساری جہان مین فاش راز
باہر آیا جب ایاز ہو سوار ۔ دوڑتا آگے یہہ جاتا خاکسار
جسطرف جاتا تھا وہ گھوڑا دوڑا ۔ یونہی ہوتا اسکے آگے وہ گدا
کوئی کہا محمود کو جا کر مگر ۔ ہے گدا عاشق ایاز خاص پر
دوسرے دن کو ہوا سلطان سوار ۔ ساتھہ اسکے وہ ایاز کا مگار
وہ گدا عاشق بھی تب ہمراہ ہو ۔ دوڑتا تھا خوش خوش آگے بیشیرو

پنچھی نامہ

کوئی کے تو مغز مین ہے بوئے وصل / لیگیا ہے مجھسے کوئی گوئے وصل

بعد ازان سن کے کہا سن اے گدا / ہے گدا اور کوئی تو مفلس سدا

گر تو مفلس ہے تو لا اسکی دلیل / مفلسی کی کیا وضع کیا ہے سبیل

پس گدا بولا کہ مین مفلس نہین / مفلسی کی صورت مجلس نہین

جبتلگ یہہ جیو ہے میرا تن منے / ہون نہ صادق مفلسی کے فن منے

جب کرونگا جیو جانان پر نثار / مفلسی کا ہوئیگا تب اعتبار

تو بھی اے محمود اب ہو جانفشان / جانفشانی عاقبت کا ہے نشان

بات اتنی کر کے وہ مفلس گدا / جی کیا اک پل مین جانان پر فدا

یہہ تماشا دیکھ کر محمود شاہ / دل منے کیا کیا افسوس آہ

نین جالگ یہہ کام تا ہر مرد کو / جانتا ہے کیا وہ عاشق درد کو

حکایت لیلی و مجنون کہ عاشق صادق بود

لوگ لیلی کے کہے مجنون کتین / چھوڑتے تھے تا اپس محلت کتین

ایکدن جنگل مین جاکر ہو بتنگ / پوست دنبہ کا لیا وہ کس سے منگ

بعد ازان اس جلد کو تن پہ پہن / سر کو نیچے کر ہوا وہ سر نمن

پس کہا راعی کو ایصاحب شرف / تا نک دنبون مین مجھے لیلی طرف

تا مین دیکھون دور سے لیلی کو جا / لے ثواب اتنا خدا سے کبریا

بعد ازان یہہ سخن راعی نے سنا / جون کہا مجنون نے اسنے یون کیا

حکایت مردی کہ بکشتن معشوق قصد کردہ بود

وہ سبھی لوگان بھی عرب کو دیکھ کر
سب لگے کہنے کو آجا ای بھڑ رنگ
لا دیا اسکو بھی اک جام شراب
لیگئے یاران جو کچھ تھا اسکے پاس
جام دوسرا دیئے پھر دوسرا بھڑ رنگ
پھر گیا ملک عرب کو وہ عرب
پوچھنے کو آئے لوگان کیا ہوا
چور لیگئے یا گیا کوئی لوٹ کر
ہند کا جانا ہوا کیون شوم تجھ
بس عرب کہنے لگا با درد و سوز
وہ کہے آجا مجھے مین وہان گیا
کان گیا وہ مال و زر کان وہ لباس
بس کہے لوگان وہ کیسے تھے بھڑ رنگ
بس کہا دیکھو مجھے تم اے عزیز
جسطرح سے مین کھڑا ہون ننگ دھڑنگ
یونہی آجا تو بھی اس مارگ مینے
رکھہ قدم اس راہ مین فردوں نمن

مفت روزی عجب سے بھیجے مگر
ہو ہمارے ساتھ مثل ایک رنگ
پھر پیا سو ہوگیا مست و خراب
نقد و زر اور تن پہ تھا جو کچھ لباس
بس اسے گھر سے نکالا ننگ دھڑنگ
بھیک منگتا بھوک مرتا روز و شب
کان گنوایا کس وضع اپنا ردا
کس سبب یون گیا تو لوٹ کر
کیا دیکھا وہان کیا ہوا معلوم تجھ
مین بھڑ رنگو تئین کیا تھا ایک روز
اُنسے آگے ہوش مجھ کو نین رہا
کچھ نہ تھا اسباب مجھ کو قیاس
یول ہمکو تا ہووین ان سنگ رنگ
یونہی ہے ورگل بھڑ رنگو کی تمیز
اس وضع دیکھو تمہین سارے بھڑ رنگ
شوق گر چہ تجھ کو ہے رگ رگ مینے
وے اڑا کر جان تن اور مال و دھن

حکایت حضرت سلیمان علیہ السلام

تا کہا کوئی انکو اے شمع جہان | کیون نہ عزرائیل کو دیتے ہین جان
عاشقان ہوتے ہین جانباز ان راہ | تم سو کیون کہتے ہو اپنا جیو نگاہ
یون کہا ہین کیا کرون اب ترک جان | پاؤن عزرائیل کا ہے درمیان
مجھہ کو اس آتش سے جب جبرئیل | آکے پوچھا کیا ہے مطلب یا خلیل
مین کیا ہین اسطرف ہرگز نگاہ | تھی نظر میری بفرمان اله
جب کیا نہین مین نظر جبرئیل کو | جیو کب دیتا ہون عزرائیل کو
جبتلک جیو آپ مین منگتا ہے رب | دوسرے کو جا نہین دیتا ہون کب
وہ منگے جب جان کرو نہین عذر کیون | آپ جان کیا لاکہہ جان ہووے تو دون

در بیان وادی سیوم کہ در باب معرفت عشق گوید

معرفت کی آئی وادی بعد ازان | پاسکے تا جسکی نہایت سالکان
مسلکہ اس مارک مین ہین کا تو بہت | سالکو پر آپڑے آ سختے بہت
راہ ہر اک کی نہ ہر اک طور ہے | سالک تن سالک جان اور ہے
پس ہر اک کو ہر اک راہ ضرور | حد منفر کسکی ہے نزدیک دور
کیونکہ چل سکتی ہے مکڑی تا نون | ایکدم چل جائیگا ہاتھی جہان
زور سے مچھر اڑیگا کان تلک | تیز تر بادہ چلیگا جان تلک
سیر گر ہر ایک کی ہو اس قدر | ایکسا نہین ہر کمال ایک مے ہر
مختلف ہو ایک سے ایکس کے سیر | اک زوش پیدا ہے سکے نیت کوئی طیر

حکایت سنگ شدن مردی در شہر چین

بھو انسو پڑتے ہین اسکے چکسے ڈھل
بھوٹین یہ جاتے ہین وہ کنکر سے سگل

وے کنکر ہاتھ یاد لگے جڑ ہین
حشر تک افسوس کے انجھون جھڑ ہین

کیا ہی انسان وہ پتھر کا لعیز
علم ہے جاچین کو کرسے لے تمیز

علم ہے جو یون ہووا ہے سنگ سخت
ننگ ہے بے ہنر ونکے ایک لخت

بسکہ ہی تاریک یہہ محنت سرا
علم کا جوہر ہے اسمین رہنما

علم کا گوہر اگر تجھ ہاتھ آئے
رہنما اپنا تو اس ظلمت مین پائے

یہہ وہ گوہر ہے کہ اسکندر جیسے
لیو کر ظلمت مین بولا ہر کسے

بس لیا کوئی اس گوہر کو کوئی نہین
جب نکلکر آئے ظلمت سے وہین

وہ گہر آخر ہوا یون بے بہا
سب سے وے یکطرف افسوس کہا

جن لیا تھا وہ گہر پستا ئیا
بہت سی کیونکر نہ مین لی آسیا

جن لیا نا وہ بھی پستایا بہت
دلمین نالینے کا غم کھایا بہت

ہو وین اس گوہر کے پستائی سے ہنے
جو لیا اور نہین بھی وہ دونو سب جنے

تو تو اس ظلمت سے اسے بیخبر
ہی سکندر کی نمن بے راہ بر

علم کا گوہر اگر پایا ہے تو
دو جہانکا راہ بر پایا ہے تو

جب تو یہانسے جائیگا چلکر وہان
ہار ہیگا یہہ جہان نا وہ جہان

وہ جہان دو نو جہان سے ہے جدا
نہین ہیگی جان تن جان سے جدا

دو جہان ہے بہار وہ درگاہ سے ہے
وہان تو انسان خاصکا جاگاہ ہے

کوئی چوکیدار عاشق کیں ہوا
نیند سے ہو گئی بیگانی اسکی نین
شور سے شب کو جگاوے خلق کو
کب نقارے پر لگاوے جاگ کم
پس کہا کوئی شخص اس بیخواب کون
جاگتا کبتک رہیگا رات و دن
بعد ازان عاشق دیا اسکو جواب
اصل مین اول سے چوکیدار تھا
جسکو ایسا دکھ پڑ و کہ جب ہوئیگا
ہووے چوکیدار کو بس خواب کب
مرد عاشق جبکہ چوکیدار ہووے
جاگتا رہ تو بھی ایعاشق یو نہین
پاسبانی دل کی کرتا رہ مدام
چھپ رہے ہین چور تجھ مین چوکدھن
جب نگہبانی کریگا دل کی تون
جسکو اس رستے مین درد دل ہوا
جسکے انکھوں سے ہو دیگا خواب دور

خواب و خور آرام اسکا گم ہوا
گم ہوا دل سے صبر اور اسکا چین
پھاڑ لیوے ناحق اپنی حلق کو
کب اٹھاوے شور غوغا کا الم
آشنا اکدم کبھی ہو خواب سون
کبتلک یہہ رنج سوئیگا کٹھن
کسطرح میرے نین مین آوے خواب
اور ایک لبرکا مین عاشق ہوا
کسطرح سکھ سے کبھی وہ سوئیگا
اشک مین عاشق کے منہہ پر آب کب
خواب اسکے نین کا کب یار ہووے
خواب عاشق کو ذرہ لایق نہین
پاس مل کے ہے سو چورونکا مقام
جیو ہر دل کو بہت سا کر جتن
معرفت اور عیش ہوگا آپ سون
جاگنے سے معرفت حاصل کیا
وہ سو دل بیدار لیجاوے حضور

صد ہزاران تن چھٹے جب روح سوں — بن گئی تب ایک کشتی نوح سوں

صد ہزاران خاکین جب سر ہوئے — تا خلیل اللہ صاحب سر ہوئے

صد ہزاران جب گئے طفلوں کے سیں — تا ہوئے موسی کلیم اللہ انیس

صد ہزاران جب ہوئے زنار بند — تا ہوئے مقصد سے عیسی ارجمند

صد ہزاران جان و دل تاراج آئے — تا محمد ایک شب معراج پائے

تا نو کیو قدر نہ جونا کو و تا ن — کچھ تو تو قربان کر کچھ [illegible]

گر ہزاران دل جو دیکھا ہی کتاب — تو سمجھہ لے جو نکہ دیکھا ایک خواب

گر ہزاران جیو سے خالی ہوئین تن — وہ سو اس دریا میں ہے شبنم نمن

بے نیاز یکا جہانین نین حساب — گرچہ ہووے یک جہان سارا خراب

جھڑ پڑین گر انجم و افلاک سات — پھر سے سمجھو پڑا ایک جھڑ کے پانت

گر عدم ہو جاوے دنیا چار دانگ — تو سمجھہ چیونٹی کی ٹوٹی ایک ٹانگ

گر دو عالم ہو کے جاوی سب عدم — سنگریزہ جان ریگستان سے کم

نا رہے گر جن و انسان کا اثر — جانتے ہیں ما ہو یکا یک سندر

یہہ جہان گر خاکین ملجاوے تو کیا — شبنم سے جون کسکی یک مو کم ہوا

جزو کل گر ہو کے جاوی سب عدم — تو سمجھہ لے گھانس کا ایک پانت کم

ہو کے جاوے گم اگر یہہ چرخ تند — سات دریا میں پڑا گو یا کہ سند

حکایت اشارۂ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

برق استغناسے پر جب کرکڑک
تو نہ رکھہ اس برق کا کچھ دلمین چاک

جل لٹھے سو سو جہان یکدم بھڑک
ایک جہان جلکر گیا تو کیا ہی باک

حکایت کسے کہ اورا ہاتف آواز دادہ بود

جب نجومی پاترا کرنے سے منگے
خاک تختے پر بچھا رکھنے لگے

پس کرے وہان نقش دہرتی اور فلک
چاند اور سورج ستارے یکبیک

بعد ازان اسپر لکھے بارہ برج
کئی ستارونکا تنزل کئی عروج

کہین نحوست کہین سعادت کر دکھائے
مونکا گھر کہین جنم کا گھر دکھائے

کچھ رہا نہین جب حساب نحس و سعد
پس مگر تختے کو جھٹکے اسکے بعد

ہووے پہلین وہ نقش تب بے نشان
اس جہان کا نقش بھی ایسا ہی جان

نہین ہے استغنا کی گر تیرے مین تاب
جاگنا رہ بیٹھہ کیا تجھہ کو صواب

حکایت مگس شیرینی شہد را دیدہ طمع در خم شان ورشدہ بود

مگس نے بولا از دلکو کی اہل راز
ہو گیا جب پردہ اسرار باز

ہاتف غیبی کہا تب اسکے سنگ
اے فلان کیا مانگتا ہے تو سو منگ

پس کہا وہ کیا منگون جو ابنیا
سب جنم سوسے ہین نت رنج و بلا

ہے جو کچھ رنج و بلا جگ مین جتا
ابنیا پر اسے اگلا تھا و تا

جب نبیونکو یہہ بلا ہووے نصیب
پاؤنگا راحت کہان سے مین غریب

نیت مین عزت نہ مین خواری منگون
خوب ہے جی درد سے والکو نگون

اٹھ کھڑا ہو کاٹ سودائیکی باٹ / جیو کی پروا چھوڑ دے اور دل کو آٹ
جب تلک اس جگ میں ہے جہان ہے منی / گست رہی ہر شرک کی یہان ہے منی

حکایت عاشق شدن خرقہ پوش بر دختر سگبان

کوئی تھا کین شیخ مرد خرقہ پوش / دختر سگبان پہ کھویا عقل و ہوش
ہوگیا یون عشق مین اسکے زبون / جو چلا دل سے ابل کر موج خون
دیکھنے کو ز نکلے وہین دہر امنگ / سو رہے شب کو کتونکے جا کے سنگ
ماں کو جب دختر کے سن ہوئی یہہ خبر / پس کہی اے آ ایک تو کام کر
جا گئے میرے جتن کر ایکسال / مذہب گبری و سگبانی سنبھال
گر تو عاشق ہے تو کر یہہ کام نقد / پس تجھے لڑکی دیونگی کر کے عقد
شیخ تھے جون عشق پر ثابت قدم / پس کیے اسکا نہین ہے مجھکو غم
دہی چلے در در کتونکے لیکہ ہاتھ / خوش لگے کرنے کو خدمت دن رات
تا ملا بازار مین کوئی دوستدار / پس کہا ان کیا کیا تو اختیار
زہد مردون کے نمن کر تیس سال / کیون ہوا سگبان اگر بد فعال
پس کہا عاشق نکر قصہ دراز / گر سمجھتا نہین تو اس پر دیکہ راز
حکمت تقدیر سے چارا نہین / جو ازل میں ہے سو سب ہووےگا یہان
کسکو ہے معلوم یہہ علم قدیم / عاقبت کیا ہوئیگا سو ای ندیم
گر خدا چاہے تو میرے ہاتھ سے / یہہ کتے دیوے چھڑا اس بات سے

حکایت مرد دیوانہ کسی از واحوال جہان پرسید

کسی دیوانیسے کہا یون کوئی عزیز / بول مجھکو یہہ جہان کیا ہی سو چیز
بس کہا وہ یہہ جہان ہی نام و ننگ / ایک درخت موم ہی سو بھانت رنگ
جب رگڑ ڈالین اُسے یون لیکے ہات / ہوئیگا سب موم بلکہ ایک ذات
جونکہ یہہ سب موم ہی کچھ نہین / جان تو ہان کس فرات کی خواہش نہین
ہوئی جب یک سو دوئے کچھ نا رہے / یہان تو کوئی یہہ سکھے نا وہ کہے

حکایت بو علی قلندر کہ پیر زن یک رقعہ نذر آوردہ بود

ایک بوڑھی بو علی کے پڑ گلے / رقعہ زر کر نذر بولی کہ لے
شیخ بولے کہ مجھے ہی عہد یون / جو خدا یا دے بگر کس سے نہ لون
بعد ازان بولی بوڑھی اے بو علی / نین گئی تجھسے ابھی تک احولی
مرد یہان ہرگز نہ جانے کسکو غیر / ہے اگر کعبہ و گر ہے نقش دیر
جو کوئی ان تین پر دل نا رکھے / ذات سے حق کے ہمیشہ مل رہے
وہ کبھی دیکھے نہ غیر از حق کسے / وہ نجانے غیر حق مطلق کسے
وہ سو اسکے ساتھ اسے اسمین جم / اور جدا اُنینون صفت سے ہے جسم
بحر مین قطرہ ہے جو کوئی گم نہین / شکل ہی مردم کی پر مردم نہین
عاقبت بکر وہ خورشید غیب / نہہ دکھا دیگا اپس کا کھول جیب
جو ملا خورشید سے آپکے سو / نیک و بد سے اپنے فارغ ہی سو وہ

پنچھی نامہ

حکایت سلطان محمود و گفتگوی ایاز

نیست ہو کر ہست کا لیتا ہی شان ۔۔۔ مین بھی ہی یہہ مین مطلق یہچان

حکایت حضرت لقمان کہ دعای از جناب کبریا کردہ بود

کر دعا لقمان کہے ہین یا اکہ ۔۔۔ مین بندہ بوڑھا ہون اد بسر پاؤں را

پس کہین بوڑہے بندیکو شاد کام ۔۔۔ کرکے آزاد اسکو تا فرمائین کام

مین عبادت بین کیا ہون سر سفید ۔۔۔ مجہہ کو بھی آزادگی کی ہے امید

پس کہا ہاتف کہ سن اے بندہ خاص ۔۔۔ بندگی سے جو منگے ہووے خلاص

عقل اسکی ہووے کم تکلیف جاسے ۔۔۔ چھوڑ کر دو نو نکو اس درگہ مین آسے

شیخ نے بولے کہ مین منگتا ہون تجہہ ۔۔۔ عقل اور تکلیف نین درکار مجہہ

پس یکایک ہوگئے دیوانہ شیخ ۔۔۔ عقل اور تکلیف سے بیگانہ شیخ

پس کہے کوئی یہہ گرہ کہو لو تمہین ۔۔۔ بند نین تو کیا ہوا بولو تمہین

یہان نہ بندگی اور آزادی رہے ۔۔۔ دلنے کچہہ غم نہ کچہہ شادی رہے

ذ صفت ہون اور نہیں بن صفت ۔۔۔ مرد عارف ہو ٹُٹ لے نین معرفت

نین سمجھتا مین ہون یا تو ہی آرہے ۔۔۔ ہوگیا سب محو مین تو نا رہے

حکایت عاشق و معشوق گوید

کہین ہوا معشوق کسکا غرق آب ۔۔۔ عاشق اسکا بھی پڑا جا کر شتاب

ڈوبنے دو نو لگے پانین جہون ۔۔۔ تب کہا معشوق نے عاشق سے یون

مین تو یہان اگر پڑا تہا ناگہان ۔۔۔ آپ سے آکر پڑا تو کیون یہان

یہہ سخن سنکر حسن بولا شاباش — آفرین ہے اے ایاز حق شناس
کیون نہو روزی تجھے انعام شاہ — کیون نہووے تو ہمدم پیغام شاہ
یہہ سخن جو تو کہا سو ہے ثواب — بول دیگر بھی ابہی جو ہے جواب
بعد ازان بولا ایاز ہوشیار — راز پنہان کیون کرون مین آشکار
شاہ سے خلوت اگر ہوتی تجھے — بات کی لذت وگر ہوتی تجھے
تو سو جانی راز کا واقف نہین — کیا کہون تجھ سے جو تو ہمدم نہین
پس حسن کو شاہ فرمایا خطاب — حاضری نے فوجکی جاکر شتاب
جو ہوا خلوت کہا شہ اے ایاز — اس جواب خاص کا کر کشف راز
بعد ازان بولا ایاز نام ور — شاہ جب کرتا ہی میرے پر نظر
روشنی سے اس نظر کی اے سخن — محو ہو جاتا ہے میرا تن بدن
شاہ کے پرتو سے میرا یہہ وجود — گم ہو جاتا ہے کرون مین کیون سجود
تو کیا جو یک نوازش ہا ہزار — وہ نوازش جان تو اسکی پیار
مین کیا ہون تاکہ بندگی کر دکھاون — تو ہی جیون خورشید روشن مین ہون ذرہ
چھاون جون خورشید مین گم ہوکے جائے — چھاونکا نام و نشان ہرگز نپائے
جب بندہ ہووی فنا تب حق رہے — باطل اٹھ جاوے تو حق مطلق رہے

حکایت وادی ششم حیرت گوید

بعد ازان حیرت کی وادی پیش آئے — مرد یہان حسرت سے اپنی سر دھنوائے

یوسف ثانی کہا جاوے جسے / جگمین جوڑا کوئی اسکا ناوسے

جس گلی بازار مین چلجائے او / نار و نر حیرت سیتی جاوے دنگ ہو

ناگہان وو بھی اسے جنچل کہین / عقل و ہوش اپنا گنوائی سب وہین

جوش کہا کر گر پڑی یکبارگی / تن مینے جیو نے کیا آوارگی

عشق کے آنیسے گئی سب عقل نہاٹ / سدھ نکل گئی ہوئی صبوری سینہ پھاٹ

جب نپٹ ہوئی دلہین زن وہ بیقرار / تب سہیلون سیتی لگی کرنے بچار

از قضا اسکی سہیلان تھین جو دس / تھین وو سب فن مین سنو تو دسترس

خوش گلو گانے مینے ہر یک پری / ناچنے مین طاق ہر ایک چھند بھری

گیان مین اور گن مین ہر یک سحر کار / چاند کو آسمان سے لاوین اتار

بعد ازان وہ شاہزادی ان سنگات / راز دل ظاہر کرے اور جیو کی بات

جیو میرے پر عشق نے لایا ہی زور / ہوئی ہین یک ماہ سیتی نکھ کی چکور

عشق نے اسکے کیا ہی مجکو زیر / رنج و حسرت نے لیا ہے مجھ کو گھیر

وہ سو میرے باپ کا ہیگا غلام / کیون کرون نین پختہ سودا ر خام

گر اسے پھسلاؤ نین جو اپنے سنگ / نار ہے ہرگز میرا ناموس ننگ

صبر کرنے کی بھی نین طاقت مجھے / درد سہنے کی کہان ہمت مجھے

ناگ سے مین راز دلکا کہہ سکون / نا بغیر از یار کے مین رہ سکون

کون ہے جو اسکو مجھ سے لا ملائے / اور اسے میری حقیقت کہہ سنائے

بو سے عنبر کے ہے تر مغز سر | لذت مے سے جگر ہے با خبر
لگ رہی ہے چاٹ سے رخ یار سے | کان ہوشیار کی آواز سے
چونکہ دیکھا کھو لکر چپ وہ غلام | اس پری پیکر نے دیتا بھر کے جام
دیکھتے اسکو جوان حیران ہوا | فکر و اندیشہ مین سرگردان ہوا
خواب و بیداری کیا مین فہم کچھ | بیخودی مین باخودیکا وہم کچھ
راز کا بھی کچھ سررشتہ نا سمجھ | دیکھکر صورت پڑا پل مین الجھ
بعد ازان وہ نازنین خود رایست | یار کے دیدار سے ہو جا کے مست
قند سے لب کے شکر لینے لگے | بوسہ بادام پہ دینے لگے
شوق کے کب جوش سے چومی نہین | ہاتھ مین لے بوسہ دیوے کب قرن
چاند سے چہرے اوپر قربان جائے | کب پریشان ہوسے زلفون پہ جائے
ناگہانی صبح کا آیا پیام | ہو گیا آخر کو مستی سے غلام
بعد ازان وے پیکر سب نازنینان | لیگئیان تھیان اسکو جان سے لادھریان
آشکار جب ہوا غوغا سے روز | یہہ غلام انکھیان کھولے لگا ہنوز
دل مین اکر بسی اسکے وہ ناز | پھر چلے چشمون سے آنسو بیشمار
حال سی شب کے پڑا حیرت مینے | خون دل کھانے لگا حسرت مینے
پھاڑکر کپڑے کیا سب تن کو چاک | ڈالکر سر اپنے گرد خاک
پوچھنے کو آئے لوگان حال جون | پس کہا مین کیا کہون یون یون کیون

پس کہا مرد و سے بہتر تو ہے نار — جو ہوا پنہان نہ کر سر آشکار
جانتی ہی تو بڑی جو کس سے دور — کس کی خاطر اسو ضع ہے ناصبور
خوش ہی اسکا حال جو سمجہا ہی سو — کس پہ تو روتی ہے زار و زار ہو
وا ہی پہر ہی پر نہین مجہکو سمجہ — زار گریان کس سے ہون نت اسکہ سمجہ
پہہ نہین مجہ کو خبر روتی ہون کیون — دکہہ سے منے گنجا نیث حسر تین ہون
دل گیا ہی گم اسی منزل ستینا — بلکہ منزل بہی نظر آتی نہین
تا تو اس گہر کا مجہے دروازہ پائی — تا سر رشتہ عقل کا کچہہ ہاتہہ آئے
جائے جو کوئی وہان تلک گم گر گئی — چار دیواری کر ا اور گم کرے
تب یک آوصا شخص وہان یار پائے — ایک پل مین سب کے اسرار پائے

حکایت صوفی کہ بر راہ معرفت

کوئی صوفی راہ سے جاتا تہا — راہ سے آواز اسنے یون سنا
کسی کیلی گہر کی پہیری پائی ہی — دیو نہین مجہ کو تو مشکل آئی ہی
جو پڑا ہون مین اسکے گہر سے جا — اسکے غم سے ہی میرا دل خار خار
پس کہا صوفی کہ در بند ہے اگر — جمع رکہہ خاطر نہین کچہہ گہر کو ڈر
نین تو دروازہ پکڑ کر بیٹہہ رہ — قفل کی بہی کوئی کسو لیگا گرہ

پاس تیرے ہے جو کچھ سب دے جلا — سر پہ نا پگڑی رہے اور کفش پا
مت اندیشہ کر کفن کا کچھ کبھی — جا اگن میں پرستی ہو کہ ابھی
خاک ہو کر جائے تیرا رخت جب — ذرہ خود بینی تیری گم ہوئے تب
جو کہ پردہ ہے تجھے تیرا وجود — وہاں کہاں اس مال و دولت کو نمود
ہے جو کچھ نزدیک تیرے دور کر — خلوت دل کو اپس کے نور کر
ہوئیگی جب دل کو تیرے بیخودی — جائیگی گم ہو کی سب نیکی اور بدی

جب گئی نیکی بدی عاشق ہے تو
بس قبای عشق کے لائق ہے تو

حکایت پادشاہی کہ پسرش خوبصورت بود

بادشاہ کوئی تھا بڑا سا نامور — اسکو بیٹا ایک تھا رشک قمر
پاک سیرت خوش لقا یوسف مثال — مکھ پونم کا چاند اور ابرو ہلال
کوئی نہ تھا خوبی منے کو اسکی جوڑ — چاند کو تو لیکن تو اسمیں بھی ہے کھوڑ
رخ نورانی غیرت ماہ تمام — جگ کے خوبان سب تھے اسکے غلام
کر سکے کوئی کس وضع اسکی صفت — جس صفت کو وہاں نہیں کچھ معرفت
رات کو آتا اگر یہ دیسے بجار — آفتاب تازہ ہوتا آشکار

ساتھ کے جو تھے نقیبان راہزن
غل پڑا پھر ہر طرف مار مار کا
سنکے وہ درویش بھی یہہ غلغلا
ہوگیا بیہوش شہزادیکو دیکھہ
گھبرا ہوگیا بیچارہ بھی نعرہ مار
بڑھہ چلے انکھیون سے ہوکر اشک خون
رنگ اڑ جاکر پڑا تہہ جو بیشک
کوئی رقیب اس راز سے آگاہ ہو
جو تیرے نور البصر پہ یک گدا
شاہ غیرت سے ہوا بیہوش وہان
پس کہا لیجاؤ اسے سولی تلے
سنکے دوڑے پہر نقیبان اور وزیر
لیکے آگے جب پہنچے سولی کنار
تا اسے وہان کوئی شفاعت خواہ تھا
جب اسے سولی پہ وہ دینے لگے
عجز و زاری سے لگا کہنے کہ یون
دیو مجھے فرصت تو بارے اسقدر
کہ میں غریبون کو دے خونی کفن
شور محشر کا اٹھا ایکبار کا
دور سے دیکھا نظر اپنی چلا
خون مارا جوش شہزادیکو دیکھہ
اڑگیا ویسے وہین صبر و قرار
ہوگیا بیہوش یک پلمین سو یون
رہگیا جیو آہو تھو ہمین اٹک
شاہ سے چغلی لگایا جاکے وو
عاشق جانی ہے اور جیو سے فدا
دلمین غصہ سے لایا جوش وہین
رحم اسکے حالپر کوئی نہ لے
لے چلے جالی گدا کو کر اسیر
حیف کہا رو یا جگت سب زار زار
نا کوئی اس درد سے آگاہ تھا
تب گدا نے وہان کہے لوگان کو اگے
بے گنہ تم مارتے ہو مجھہ کو کیون
جو کرون مین سجدہ حق کو یاد کر

حکایت پیشین

پنچھی نامہ

دلبری سو جا کے اس درویش پاس
لوٹتا ہے خاک پر سولی تلہار
اشک خون سے اسکے ہوتے خاک تر
دیکھ شہزادے نے اسکا حال جون
پس چھپا نیکو لگا ہر چند انسو
جوش کھا دکے لہو سے بہہ چلے
عشق مین جو شخص یون صادق ہووے
عاقبت وہ شاہزادہ لطف سے
جب کیا درویش نے بالا نظر
پس کہا اے شاہزادہ نامدار
فوج لشکر کیا تجھے درکار تھا
بولکر یہہ بات ایک نعرہ کیا
یک نظر سے دیکھ دلبر کا جمال
بوند تھا سو جا ملا سمندر سے
پا گیا تو کان سے ایسا لگ خبر
جیو تیرا لذت سے نت آلودہ ہے
چھوڑ دے غفلت کو بیش اندیش ہو

دیکھتا کیا تو پڑا ہے وہ نراس
عالم اک روتا ہے اسپر زار زار
نالے سے کچھ تنگی سدھ ہے نا خبر
بھر لئے انکھوں مین اپنے نیر گون
مین ہوئی نینون سے نیند ہر سر انجھو
قطرہ قطرہ لعل گوہر ہو ڈھلے
کیون نہ معشوق اس پر عاشق ہووے
پاس جا بیٹھا وہ پھر درویش کے
شاہزادہ کو دیکھا وہ نین بھر
مار سکتا ہے اگر تو مجھ کو مار
مجھ کو بس اتنا نیر او دیدار تھا
جان شیرین یار شیرین کو دیا
ہو گیا یک پل مین پانی کی مثال
ہو گیا نابود ذرہ شور سے
جبتلک دل مین ہوا زیر و زبر
خواب اور غفلت منے آسودہ ہے
خوش سے بیہوش ہو کر پیش ہو

کوئی رستہ مین تماشا دیکھ کچھ
عاقبت لاکھون سو کوئی یک جانور
تین پنکھی دل شکستہ ناتوان
آئے جو سیمرغ کی درگاہ لگ
دیکھ کر سیمرغ کی درگہ بلند
برق استغنا کی کڑکی یون وہان
کئی ہزاران خلق صاحب اعتبار
کئی ہزاران چاند تارے آفتاب
کل یہہ سب ذرہ نمن حیران ہین
یہہ پنکھیرو دیکھکر وہانکا حصول
پس لگے کہنے کہ ایسی لوگ یہان
ہے جہان ذرہ برابر آفتاب
ہم وہین سمجھے اتھے سو سب غلط
ایدریغا وہ ہماری رنج راہ
ہو گئے جب یہہ پنکھیرو سب نراس
سب یکایک دلمین بیدل ہو رہے
ناگہان سیمرغ کی درگاہ سے

رنگیا سنگا تیون کے سنگ سچ
شاہ کی درگاہ کو پہنچا مگر
بے پر و بے بال سست و بیجان
ہوش و طاقت سے جدا ہو کر الگ
ہو گئے حیرت سے ہر اک پابند
جو پڑے تو جائے جلکر یہہ جہان
ہین کھڑے دیوار کا رکھ انتظار
منتظر ہین وہان ہہین کسکا حساب
سب ہوا مین اسکے سرگردان ہین
سب یکندر ہو گئے دلمین ملول
ہین پریشان تو ہمین جا کہ کہان
کون سا ہم سے غرض ہونکا حساب
سب ہماری محنتین ہو مو غلط
ہو گیا نا چیز سارا اور تباہ
ٹوٹکر انپر پڑا گویا اکاس
جونکہ مرغ نیم بسمل ہو رہے
یکبیک آیا چیلاق و جاہ سے

حکایت حضرت یوسف علیہ السلام

پس لگے کہنے کو گر ہمنا کو شاہ
وہ نہین خواری مگر ہمکو شرف
کیا کہی ہی خوب یہہ بھٹون نے بات
آفرین کسکی بجھے وہ کا زنین
اسکی گالی آفرین سے خلق کے
یونہی ہم سب پچھونکی ہے تمیز
اگ سی ڈرتا ہی کب دلمین پتنگ
گرچہ استغنا ہی شہ کا بیشمار
جب کہا بھٹون نے یہہ با صدق وسوز
فضل ربانی ہوا فریاد رس
صدر وقربت کے اوپر سبکو بلا
بعد ازان رقعہ وہی لا سب کے ہاتھ
چونکہ ان بھٹیون نے وہ رقعہ اٹھا
یہان جو کچھ فعلان کئے تھے سو تمام
سخت سب افعال سے تھا فعل بد
اسکو صبح دکھلایگا خوار یکی راہ
سو شرف اسکے ہین ہمکو ہر طرف
گر کہین مجھہ آفرین سب کائنات
شادمان لیلی کے گالی سے ہوئین
مجھ کو شیرین تر ہو میوے لگے
اسکی خواری سب ہے ہمکو ہی عزیز
جب ہی اسکی محبت شمع سنگ
ہین ہمین تو لطف کے امیدوار
ہوگیا انپر شب تاریک روز
جو ترس تھا سو ہوا سب کے سر پر
تخت عزت پہ مکان سارون یا کئے
پس کہے اسکو پڑھو تم غور سا تھہ
شرم سے ہر گز نہ اپنا سر اٹھائے
باپ بیک رقعہ منے تھا والسلام
جو چلے ہی نفسکی خواہش سے او

یوسف اپنے کو کو تہین ڈال کر
بیچکر کھائے خدا سے کچھ نہ ڈر

بیچتا ہی یوسف اپنے کو جو یون
ہوئیگا آخر کو تیرا حال کیون

ہوویگا جسدن وہ یوسف بادشاہ
کیا کریگا عذر تو اے روسیاہ

ایکدن تو بھی گداؤنکے ہمن
جائیگا بھوکھا ننگا یوسف کے وہن

ہوئیگا آخر پشیمانی سے جفت
پس نہ تو یوسف کو اپنے بیچ مفت

حکایت خجل شدن ہمہ مرغان

ہوگئے پنچھی خجل خط دیکھکر
اشک حسرت سے لئے نینونکو بھر

آگ سو غم کے ہوئے جلبل کے خاک
دلمین دکھ سینے مین آہ دردناک

ہوگئے اسد بات نا امید جب
بحر کو بخشش کے آیا جوش تب

بہہ گئے سارے گنہ یک موج سے
سرفراز یکا لگا سر اوج سے

آفتاب قرب نے کیتا ظہور
محویت مین ہوگئے سب غرق نور

عکس سے سیمرغ کے سب ایکبار
چہرۂ سیمرغ دیکھے آشکار

جب آپس پر گئے پنکھی نظر
صورت سیمرغ دیکھے یکدگر

ہوگئے حیران پنکھی دلمین یو
کیا ہمین سیمرغ ہین کیا ہینگے وہ

یکدگر آپس مین حیران ہو رہے
پھر اسے سیمرغ بولے وہ اُسے

پادشاہ

حکایت عاشق شدن پسر وزیر

پنچھی نامہ

جو فنا مین گم رہے نکلی جو ہوش — پس کہین مدت کے پھر کر پائی ہوش
بیخودی مین جا کے باخود آئے پھیر — سر فنا مین دے بقا کو پائے پھیر
اس فنا اور اس بقا کا کچھ بیان — جو پوچھے تو نین دیا تھا کچھ نشان
جو کہ اسرار بقا بعد از فنا — نہین سمجھتا ہے ہر ایک نا آشنا
مغز کو اسباب کے او پاس کے — جو دنیا سے ہاتھ دھو کر اسکے
ہی جتلک تو در وجود و در عدم — کب سکیگا رکھ تو اس رہ مین قدم
اس فنا اور اس بقا سے در گذر — تا تجھے ہووے بقا کی کچھ خبر
دیکھ اول کیا تھا تو اور کیا ہی اب — اب نہین سمجھا تو سمجھیگا تو کب
اصل مین تھا تو سو نطفہ خوار و زار — بعد از ان عاقل ہوا او ہوشیار
پس تجھے اسرار سے واقف کئے — معرفت کی اسپہ آگاہی دئے
بعد از ان دنیا سے کر ڈالے فنا — اس فنا مین راز پنہان ہے گھنا
اس فنا کے بعد گر بخشے بقا — ہر صبح اٹھ دیکھنا تیرا بقا
گر نہین کسبا ہے تو راز دار — فکر کر ہشیار ہوا ور کچھ بچار
جب تلک پیدا نہین ہوا بد از فنا — پاسے گا تو کسو ضع عز و بقا
جاتلک دیکھا نہین تو درد و رنج — کان ملیگا تجھ کو کیونکر سن یہ گنج

نیست ہو جا تا تجھے ہستی ملے
جتلک تو ہے تو ہستی کیون ملے

پنچھی نامہ

خلوت و جلوت منے اسکے بغیر
راتدن اسکو رکھے اپنے حضور

دنکو سو و کے تو ارا وسے بگس و مور
صبح سے تا شام وے دیکھے بادشاہ

حسن کی اسکے کبھی دیکھے بہار
کب پیئے کے دیکھہ اسکے مست نین

ایکدم نین رہ سکے شہ اسکے باج
شاہ کے ڈر سے کہین نین جا سکے

باپ با فرزند کو رسین مدام
یونہی گذرا جو کتنے دن روزگار

از قضا سی چار سو شہ کے نگر
کہین سو دیکھا اسکو فرزند وزیر

وہ سندر بھی اسپہ ہوگئی مبتلا
اتفاقاً ایکشب شہ مے پرست

جاگ اٹھا وہ یار کو نا دیکھہ کر
جا کے نکلا شاہ تو دیکھے منے

دیکھتا کیا ہے کہ دونون دلبران
صلح کا غم سے کیا راحت سیر

تا کرے یکپل جدا نظرون سے دور
راتکو قربان ہو و جون چکور

دلکو الفت مین کیا اسکی تباہ
کب کرے رو رو گھر اسپر نثار

کب گنوائے دل سے اپنے خواب چین
تا ہوا وہ بھی بیچارہ لا علاج

تا کبھی با باپ کے پاس آسکے
کیا کرین وہ تھا ولیکن سخت کام

تا کہ اس نوخیز کا آیا بہار
کوئی الٹی خورشید سی ناری سندر

ہوگیا یکبارگی اسکا اسیر
ایکدن ناگاہ اس اندر بلا

سو رہا تھا اس مین ہو جا کے مست
ڈھونڈھتا نا خوش ہو نکلا ہر کدہر

تھے بیٹھے جس تھار پر دونو جنے
شاد بیٹھے ہین خوشی کا مر ا ن

پس شہد بتخانہ منے جاکر وزیر
کھال اسکی کاڑھکر سولی دیا
شاہ دوسرے دن ہوا ہشیار جب
سب نے بولا حکم جون تھا یون کئے
بادشہ سنکر خوشی دلمین کیا
پس کہا شہ نے کہ ہنے دوا سے
جب سنے یہہ شہر کے لوگان خبر
غرق خون مین دیکھکر اس گوشت کو
چند روز اس شہر مین ماتم ہوا
شاہ بہی آخر کو بعد از چند روز
یاد کر باتون کو اس دلدار کی
دمبدم غصہ و غم کہانے لگا
جوش مارا عشق غصہ کم ہوا
بادشہ یہہ عشق اور یہہ یار وہ
وہ محبت اور وہ بزم شراب
پس ہوا دلمین پشیمان بادشاہ
دلسے سب جاتا رہا صبر و قرار

ایک وا جب قتل کے لایا اسیر
بعد از ان بیٹے کے تین پنہان کیا
مارنے ہارونکو پوچھا حال تب
پوست اسکا کھینچکر سولی دیکر
ہر یکیں کو نقد و زر خلعت دیا
تا جہان این ہووے عبرت ہر کسے
دیکھنے آنے لگے وے سر بسر
حیف کہا رونے لگے افسوس سون
درد سے اسکے گھر گھر غم ہوا
دل منے بکڑا پشیمان ہوکے سون
دلبر شیرین شکر گفتار کی
دل سے آہین آتشین لانے لگا
عیش جاکر درد و غم ہمدم ہوا
وہ محبت اور خوشی دلدار وہ
جا کی سب تو کیون ہو وے شہ کباب
خار ہو سلنے لگا سینے مین آہ
گلشن زیبا لگا سینے کو خار

پنچھی نامہ

تو نہین تیری آشنائی سے ہو نہین — یون سو تیری بیوفائی سے ہو نہین
کیا کیا تھا مین نے جو تو یون کیا — کھال میری کر جدا سولی دیا
یار سے یون یار کرتے ہین کہین — جو کیا تو نے کرے کافر نہین
مین تجھے چھوڑونگا قیامت مین تجھے — داد نا دیوے خدا جب تک مجھے
ہو دیگا دیوان محشر کا جبھی — مین اس کا داد سن لونگا تبھی
جب سنا دلبر سے شہ نے یہہ جواب — تاب لے سے گئی نکل انکھیوں سے خواب
جیو مین اسکے سوز و غم زیادہ ہوا — درد و دکھ حد سے زیادہ تب ہوا
ہو گیا دیوانہ سر کو کوٹ کر — زندگی سے ہاتھ اپنے دھو دی کر
بس کہا مجھ وائے دکھیارے دکھی — ہو گیا ہے تو سو مر جا کس لکھی
ظلم سے میری دیکھا ہی تو بھی دکھ — کیا دکھاونگا صباح مین حشر کو مکھ
نین کیا مین نے ظلم تیرے اوپر — ہے وہ میرا ظلم سب میرے اوپر
کون ایسا کوئی کرے جو مین کیا — پایا اپنے مار کر تیشہ لیا
یہہ نہ اپنے پر کیا ہون خوب مین — مار کر ڈالا ہون جو محبوب مین
کر نوا اے دلبر میرے پر اب نظر — جو کیا ہو نین سو تو ہر گز نہ کر
گر کیا ہو نین جو تیرے بدی — تو بدی مجھ سے نہ کر ہر گز کدی
مین تو یون غمناک ہون اچاک چاک — خاک پا تیری کو مجھ سر مین ہے جاگ
اے تجھے مین کس طرح ڈھونڈھون کہان — رحم کر میرے اپر تو جان جان

نہین کسے وہانکی خبر اسے راز جو
کوئی وہان کا واقف اسرار نہین
کسکو طاقت جو کرے کوئی ہانکی بات
وہان سو عارف آپسے گنگا ہوآئے
وہانسو خاموشی بغیراز بات نہین
ہوگئی باچا پنکھی اب یہان تمام

کیا کہے اور کیا سنے اسمین او
رازدان اسرار کا اغیار نہین
جو کرے وہ سر گنواوے جانئے بات
بات ہو پہر اسنے اندھا ہوجائے
بات کہنے کی رضا کسکو ہات نہین
کیا کہو نہین اس سے آگے والسلام

خاتمة الكتاب

شکر کر وحدی کہ بروجہ صواب
اصل مین تہا یہہ کلام فارسی
خوشتر تصنیف شیخ نامدار
شیخ صاحبدل فرید نامور
وہ نکالے ہین جو یہہ عطر سخن
ہر سخن یک نافہ اسرار ہے
عارفون کے پاس وہ استاد ہے
فکر سے جو کرے اسمین نظر

ختم ہوئی توفیق حق سے یہہ کتاب
اہل معنی کو مثال آرسی
پیشوا ر عارفانِ روزگار
خاص جنکا ہے لقب عطار کر
عطر پرورده کئے ہین تو لگن
منتر جانکو طبلہ عطار ہے
طالبونکے حق منے ارشاد ہے
مقصد دینی اسے ہووے بہرہور

فہرست کتب مطبوعہ بمبئی موجودہ بدوکان تاجران الکتب قاضی فتح محمد و قاضی عبد الکریم

کتب التفاسیر ہندی

تفسیر عزیزی پارۂ عم
ایضاً پارۂ تبارک مجلد
تفسیر سورۂ یوسف نظم مجلد
تفسیر مرادیہ پارۂ عم مجلد
تفسیر احکام الایات مجلد چرمی
تفسیر نور سپارۂ عم مجلد نظم
تفسیر فاتحۃ الحکیم یعنی سورہ فاتحہ
تفسیر سورہ بقر ہندی مجلد

کتب الاوراد متن جمہ اردو

درود مستغاث و چہل حدیث
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل
ظفر جلیل شرح حصن الحصین
علاج الاعظم خواص اسماء الحسنی
اوراد احسانی نوافل تمام سال
فضایل الشہور والصیام
توشۂ عقبیٰ خواص اسماء الحسنی

کتب الفقہ اردو مذہب حنفی

رسالہ تجہیز و تکفین
کنز المصلی
داد نامہ خاتون جنت
قصہ وحیہ کلبی
کیفیت ختم قرآن

شرح محمدی مجلد
فقہ احمدی تنبیہ الانسان فی الحلال والحرام حیوان
نام حق مترجم ہندی
ترتیب الصلوۃ ہندی
مصباح الصلوۃ مجلد
مجموعہ خطب مترجم ہندی
مصباح الحیات
مفتاح الجنہ
ایضاً قسم دویم
مالا بد ہندی
مسائل اربعین مجلد
صلوۃ الرحمان ترجمہ منیۃ المصلی مجلد
ترکیب الصلوۃ
حضرات خمسہ یعنی پنج مسائل
حجۃ الاسلام مذہب فقرا
کشف الخلاصہ
مناسک حج
تشریح الحج
زاد السبیل الی دار الخلیل
تحفۃ الطرفین و ہدیہ فریقین
کرسی نامۂ آنحضرت منظوم
مجموعہ ضرور السلمین معہ ۹ رسالہ

مجموعہ شش رسالہ معہ رسالہ صدقہ فطر و شب قدر وغیرہ
صراط الاسلام معہ صراط النجات
روح الایمان والاسلام
حیرۃ الفقہ
علم الفرائض
نافع خیر یار ارکان
رسالہ گوشہ و نکاح ثانی
تحفۂ احمدی در صیغہ نکاح
سراج الحیات جلد دویم مصباح الحیات
معہ ۲۳ رسالہ یعنی اسناد و قصیدہ
بردہ و رسالہ حق الدین رسالہ تہذیب النساء
ضرور المسلمین
سکرات نامہ
حیات القلوب یعنی مناسک الحج فارسی
مجموعہ حافظ الخطب ہندی معہ نظم و نثر
نظام الاسلام
کنز الرحمۃ یعنی نفقہ تقسیم جات
مدینہ منورہ و مکہ معظمہ وغیرہ
تنبیہ المضلین
مردہ احوال
راہ نجات

کتب الفقہ اردو شافعی رحمہ اللہ

ترتیب وضو نماز ہندی
تحفۃ الاخوان فقہ ہندی
کفایت الاسلام فارسی
کفایت الاسلام اردو
فقہ شافعی
ضوابط شافعی

کتب عربی مذہب شافعی رحمہ اللہ

فتح القریب
متن الزبد
ابی شجاع

کتب المولود وقصائد اردو

حافظ الایمان در نعت رسول
آخر الزمان
رحمۃ للعالمین مولود شریف
خمسہ قدسی در نعت
دیوان لطف در نعت
مجموعہ مدحیات و مناقبات
قصائد نعتیہ و عشق مصطفی
اعجاز غوثیہ در کرامات پیر دستگیر
تذکیر العارفین در احوال سید الکاملین
محفل شہر ہوین جناب غوث الاعظم
زین المجالس یعنی گیارہ مجالس
مناقب غوث الاعظم
شہادت نامہ سیدنا علی خاتون جنت
گلزار احمدی در نعت و قصائد نعتیہ

در مرثیہ والوداع ماہ رمضان وغیرہ
سودای آخرت معہ توشہ عاقبت و قصائد
نعتیہ و مخمس الوداع رمضان وغیرہ
دیوان اشرف الاشعار در نعت
باقیات الصالحات فی مولود اشرف
المخلوقات
مصباح المجالس در معجزات آنحضرت
ہشت بہشت یعنی ۱۲ مجالس و معہ ۹
رسالہ من و یک من آرام
دل و راحت جان وغیرہ
مجموعہ مولود دایہ حلیمہ
مجموعہ بیت و یک رسالہ معجزہ شق القمر
مجموعہ برنی دائی حلیمہ وغیرہ
نسیم جنت معہ ضیاء فردوس
گلشن فردوس یعنی مجموعہ چہار مولود
معہ بہار جنت و بوستان مسیح
گلستان نجران و روضۃ رسالت وغیرہ
مولود غلام امام شہید
دیوان سنی در نعت
توصیف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کشتی نامہ رسول اکرم و ابوجہل
مولود طاہریہ
مجموعہ نور نامہ و وفات نامہ وغیرہ
جامع المعجزات مسمی بہ کلام المبین
شادی نامہ حضرت خدیجۃ الکبری رضی

شادی نامہ خاتون جنت رض
اعجاز احمدی منظوم یعنی دوازدہ مجالس
بیان آنحضرت ص از روز ولادت
تا وفات
مجموعہ مسمی رسالہ کرشمہ سوداگر عجم و لولی
نامہ حلیہ شریف معجزہ خواب وغیرہ
دیوان خابل در نعت
مجموعہ نجم الضیا در نعت
مظاہر الاعجاز و احوال قمر زندان جابر
اسرار احمدی در ہجرت و وفات
جنگ وغیرہ
گلشن قدس یعنی قصائد نعتیہ
روضۃ القادری
گلدستہ تحیات سراپا رسول
اکرم ص
گلزار قادری و قصیدہ در مناقب
غوث الاعظم و چند آئین
آداب خلفای راشدین
حافظ الاسلام در مولود و معجزات
بنظم و نثر
گلشن حافظ قصائد
گلستان نعت و بوستان نعت
معہ قصائد و معجزات
مجموعہ مناقب
روضہ روحانی